REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. P/GDP.-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

یکم صفر ۱۳۹۵ھ | ۱۳ ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش | ۱۳ ر فروری ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات کے مطابق ۳۱ ر ۱۹۷۵ء و ۱ ر ۱۹۷۵ء کو حضور انور کی طبیعت مسوڑھوں میں سوزش کی وجہ سے ناساز رہی۔ اس کے بعد ۵ ر تبلیغ (فروری) تک کی اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ آجکل حیدر آباد کے سفر پر ہیں۔ چند روز کے بعد آں محترم مدراس میں دار التبلیغ کا سنگِ بنیاد رکھنے تشریف لے گئے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر رہے اور خیریت سے واپس دار الامان لائے۔ آمین۔ قادیان میں متعدد خاندان کے جملہ افراد بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● — حضرت الحاج مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❊

لوگنڈا میں قرآنِ مجید کے ترجمہ اور تفسیر کی تکمیل

جماعت یوگنڈا کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی ملکی زبان لوگنڈا میں قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے چھپ کر تیار ہو گیا ہے، الحمد للہ۔

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر، مکرم زکریا کزیٹو صاحب، مکرم سلیمان موانجے صاحب اور مکرم الحاج ابراہیم سنفوما صاحب نے بہت سا وقت دیا ہے۔ مقامی دوستوں کا مخلصانہ تعاون دس سال کے طویل عرصہ پر پھیلا ہوا ہے بالخصوص مکرم زکریا کزیٹو صاحب نے دن رات مسلسل کام کر کے اس سارے ترجمہ کو آخری شکل دی اور طباعت کے دوران بھی تصحیح و اصلاح کے کام کی نگرانی کی۔

مشرقی افریقہ کی بین العلاقائی زبان سواحیلی میں ترجمہ اور تفسیر کا کام ۱۹۵۳ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ جبکہ پہلے ایڈیشن کے دس ہزار نسخے طبع کروائے گئے تھے۔ ۱۹۷۲ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا موجودہ لوگنڈا ترجمہ میں ان سے بہت حد تک استفادہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ترجمہ کرنے والے یہ سارے علماء سواحیلی زبان پر بھی عبور رکھتے ہیں۔

اگرچہ آزادی کے بعد تنزانیا، کینیا اور یوگنڈا میں سواحیلی زبان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور مشرقی افریقہ کے یہ تینوں ممالک سواحیلی ہی کو سرکاری زبان بنانا چاہتے ہیں، تاہم لوگنڈا کو اپنے ملک میں نمایاں فوقیت حاصل ہے۔ اور موجودہ ترجمہ اور قرآنِ مجید کے مضامین کو یوگنڈا کے تمام لوگوں کے ذہنوں سے بہت قریب کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

لوگنڈا ترجمہ ایک ہزار ایک صفحات پر مشتمل ہے۔ اور یوگنڈا التھوکلر پیکیجنگ لیمٹڈ کمپالہ نے طبع کیا ہے۔ طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ قرآنی انوار کو سارے علاقہ میں پھیلا دے اور جن علماء نے سالہا سال کی عرق ریزی سے یہ خدمت سرانجام دی ہے، اُنہیں بھی اُن کی خدمت کا عظیم اجر عطا فرمائے اور اُن کی صحت، علم اور عمر میں برکت دے۔ مکرم الحاج ابراہیم سنفوما صاحب ایک ماہ سے بیمار اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کی صحت اور سلامتی کے لئے بھی خاص طور پر دُعا کی جائے۔

۱۹۷۴ء کی یہ عظیم اور نمایاں اسلامی خدمت ہے جو مشرقی افریقہ کی احمدی جماعت کے حصہ میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حصہ لینے والوں، تعاون کرنے والوں اور کام کرنے والوں پر اپنے افضال نازل فرمائے اور اُن کی خدمات کو قبول کر کے اُن میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین ❊

{ ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ
بابت ماہ جنوری ۱۹۷۵ء }

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۴ ر جنوری ۱۹۷۵ء

ربوہ ۲۴ ر صلح (بروز جمعۃ المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے سورۃ الانعام کی آیت فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اس چھوٹی سی آیت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا وارث بنانے والے ہر دو قسم کے علیحدہ علیحدہ طرزِ عمل کا ذکر کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جو لوگ اس طور پر ایمان لائیں گے کہ وہ قول سے بھی تصدیق کریں اور ایسا پختہ اعتقاد بھی رکھیں کہ جس کے نتیجہ میں انہیں قول کے مطابق عمل کرنے کی بھی توفیق ملے تو اللہ تعالیٰ جو ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے انہیں اپنی محبت، اپنے پیار، اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں سے نوازے گا۔ برخلاف اس کے جو لوگ انکار کی وجہ سے کھلے طور پر منکرین میں شامل ہوں گے اور اسی طرح وہ لوگ بھی جو محض زبانی ایمان لا کر نہ پختہ اعتقاد کے حامل ہوں گے اور نہ اُن کے اعمال ایمان کے مطابق ہوں گے اور اس طرح نفاق میں مبتلا ہونے کے باعث اُن کے قول اور فعل میں تضاد پایا جائے گا اور وہ دوہرے جرم کے مرتکب ہوں گے لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ کی رُو سے وہ اللہ تعالیٰ کے عقاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ (اور اس کا عذاب ان ہر دو قسم کے مجرموں (یعنی کھلے منکروں اور منافق

(باقی دیکھئے صـ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ❊

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

ماہنامہ تجلّی دیوبند کا بڑا بول

دیوبند سے شائع ہونے والا ماہنامہ "تجلّی" بابت ماہ دسمبر ۷۴ء اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۴ پر "احوالِ واقعی" کے عنوان سے مُدیر شہیر جناب عامر عثمانی صاحب، احمدیت کی مخالفت میں اپنے مخصوص انداز میں اظہارِ خیال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اِس شمارے کے بہت کافی صفحات "قادیانیت" کے تجزیہ وتحلیل میں صرف ہوگئے ہیں۔ اور آگے کو کچھ مدت تک شاید ایسا ہی ہوگا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ پاکستان میں ہزیمت پاجانے کے بعد اب قادیانیت کی پناہ گاہ اپنا ہندوستان ہی ہوسکتا ہے۔ اور جب محترم مولانا عبدالماجد دریا بادی اور جناب محمد عثمان فارقلیط جیسے بزرگ از راہِ غلط فہمی اس کے سر پر دستِ شفقت رکھے ہوئے ہوں تو بہت زیادہ اندیشہ ہے کہ اس فاسد و باطل آئیڈیالوجی کا زہر ہمارے سادہ لوح اور کم علم بھائیوں کے ذہنوں میں بھی کچھ نہ کچھ سرایت کر ہی جائے۔ لہٰذا فریضہ ہو جاتا ہے کہ دلائل کی روشنی ڈال کر اپنے بھائیوں کو گمراہی سے بچانے کی سرگرم کوشش کریں۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"ہم جانتے ہیں کہ قادیانی فنکار جن مخصوص دلائل سے اپنے فکرِ باطل کو سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں اُتارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کا علمی ومنطقی تجزیہ تجلّی کے صفحات میں آجائے تاکہ کوئی بھی مسلمان قادیانیت کے ظاہر فریب استدلال کے پھندوں میں نہ پھنسنے پائے۔"

العظمة لله والكبرياء لله !! کیا بڑا بول ہے جو احمدیت کی مخالفت میں بولا جارہا ہے۔ بڑے شوق سے "تجلّی" کے صفحات کیا جس جس پرچہ کے صفحات کے ذریعہ آپ چاہیں تجزیہ فرمائیں۔ ہمارا ایمان ہے آپ کے تجزیہ کے نتیجہ میں ہی جن مسلمانوں کو آپ نے "سادہ لوح" اور کم علم کہا ہے اور اپنی علمیت وعقلیت کے بل بوتے پر انہیں احمدیت سے متنفر کرنا چاہتے ہیں انہی میں سے ایک خاصی تعداد میں سعید روحیں جماعت کے خیالات ونظریات پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے جماعت کی طرف رجوع کریں گے۔ آپ کیا چیز ہیں، آپ کے اسلاف میں سے کئی اسی کوشش میں اس جہان سے کوچ کر گئے مگر احمدیت کی طرف مسلمانوں کے رجحان کو روک نہ سکے۔

یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ آپ ہی کے بھائی مولانا عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر اخبار المنبر لائلپور ایک عرصہ پہلے جماعتِ احمدیہ کے مقابلہ میں بڑے بڑے علماء کی ناکامیوں کا نہایت درجہ واشگاف الفاظ میں اعتراف کر چکے ہیں۔ آپ بھی مطالعہ فرمائیں، وہ لکھتے ہیں:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا اُن میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصورپوری۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے۔ اور اُن کا اثر ورسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو اُن کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سُننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے...... لیکن اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔"

(المنبر ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء)

ان صورتِ حال پر جناب عامر عثمانی صاحب خود غور فرمالیں کہ اُن کا یہ دعویٰ کہ "تاکہ کوئی بھی مسلمان قادیانیت کے ظاہر فریب استدلال کے پھندے میں نہ پھنسنے پائے" اگر بڑا بول نہیں تو اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس طرح کا دعویٰ تو قرآن کریم میں مذکور اُس ذاتِ شریف کے دعوے سے بہت کچھ ملتا ہے جس نے ایک طرف یہ کہا تھا کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ تو دوسری طرف خدا کی قسم کھا کر دعویٰ کیا کہ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (سورۃ ص آیت ۸۳) کہ میں سب کے سب بنی آدم کو ورغلاؤں گا۔ اس کے ساتھ قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ اُس نے اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (ایضاً آیت ۸۴) کا استثناء بھی کر لیا تھا کہ سوائے تیرے چیدہ بندوں کے کہ میری تمام تر مخالفانہ کوششوں کے باوجود وہ لوگ میرے دامِ فریب میں نہ آسکیں گے۔ مگر جانتے ہو اس استثناء کے ہوتے ہوئے بھی بڑے بول کا جواب جاہ وجلال کے مالک خدا کی طرف سے اسے کیا ملا تھا، وہ بھی کتاب عزیز میں قیامت تک عبرت کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ فرمایا:-

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (بنی اسرائیل آیت ۶۵)

جا! اُن میں سے جس پر تیرا بس چلے اُسے اپنی آواز سے فریب دے کر اپنی طرف بُلا اور اپنے سواروں اور پیادوں کو اُن پر چڑھا لا اور اُن کے مالوں اور اولادوں میں اُن کا حصہ دار بن اور اُن سے جھوٹے وعدے کر۔ اور پھر اپنی کوشش کا نتیجہ دیکھ !!

یہی عامر عثمانی صاحب کے اس بڑے بول پر ہماری طرف سے بھی یہی جواب ہے۔ آپ اور آپ کے تمام ساتھی احمدیت کی مخالفت میں پورا زور لگالیں اور پھر اس بڑے بول کا نتیجہ بھی دیکھ لیں۔

اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر وغرور کو ٭ زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو

اس تمام تر تاریخی اور واقعاتی ثبوت کے باوجود جناب عامر عثمانی صاحب اور اُن کے ہم خیال کہہ سکتے ہیں کہ نہیں، جو کچھ اب ہوا ہے وہ پہلے کب ہوا تھا۔ یعنی کسی "اسلامی" ملک کی طرف سے احمدیوں کو قانونی طور پر "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے کی بات —— اور اسی کو تو جناب عامر صاحب نے بڑے ہی طمطراق سے پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے "ہزیمت پاجانے" پر محمول کیا ہے۔ لیکن اس حقیقت کو ساری دُنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں ایسا قانون پاس ہو جانے سے احمدیوں کی ہزیمت سے زیادہ مخالف علماء اور خاص طور پر مودودیوں کی ہزیمت ہوئی ہے۔ وہ اس طرح کہ اسّی نوّے برس سے یہ علماء حضرات، جماعتِ احمدیہ اور اس کے بانی پر کفر کے فتوے دے دے کر انہیں دائرۂ اسلام سے خارج بتلانے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔ مگر احمدی مسلمان کے مسلمان ہی رہے۔ اس لئے کہ عقیدے کا معاملہ خالصتہً دِل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کسی شخص کو اختیار نہیں کہ دوسرے کے عقیدے کے بارے میں اپنی ہی مرضی کا فیصلہ دے —— اس طرح باوجود علماء کی اسّی نوّے سالہ سرتوڑ کوشش کے وہ احمدیوں کو کافر نہ بنا سکے تھے۔ آخر انہوں نے عاجز آکر حکومتِ پاکستان کا سہارا لیا کہ آؤ، ہم سب مذہبی رہنما تو احمدیوں کو کافر بنا نہیں سکے۔ تم سیاسی لوگ ہی کسی طرح ہماری مدد کرو۔ اور احمدیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ کرو! تب وہ کچھ ہوا جس پر یہاں اور وہاں کے "مولوی صاحبان" "خوب بغلیں بجا رہے ہیں۔ لیکن باہر کی ساری سمجھدار دُنیا فیصلہ کرنے والوں کی عقل پر خندہ زن ہے کہ یہ کیسا غیر معقول فیصلہ ہے جس میں دُنیا بھر کے مسلّمہ اُصول کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ کہ مذہب اور عقیدہ کے بارہ میں ہر شخص اپنے طور پر آزاد ہے کسی کو حق حاصل نہیں کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی دُوسرا اُس کے عقیدہ یا مذہب کا فیصلہ کرتا پھرے۔ اور زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اس نوع کا فیصلہ اُس ملک کی طرف منسوب ہو رہا ہو جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہتا ہے۔ درانحالیکہ اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے ہر شخص کو مذہب وعقیدہ کی پوری پوری آزادی دیئے جانے کا برملا طور پر اعلان کیا ہے ——!!

خیر علماء حضرات اس فیصلے کی غیر معقولیت کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ کم از کم عامر صاحب تو اس کے مضمرات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ اسی لئے تو وہ پاکستان میں احمدیوں کے ہزیمت پاجانے کا اظہار کرنے کے باوجود ہندوستان میں احمدیت کی مقبولیت سے شدید طور پر خائف ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اپنے اس اندرونی خوف وہراس پر پردہ ڈالنے کے لئے مولانا دریا بادی صاحب اور مولانا فارقلیط صاحب کے اظہارِ حق کو احمدیہ جماعت پر دستِ شفقت رکھنے کی بات بنالی۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ یہ دونوں بزرگ جماعتِ احمدیہ پر کونسا خاص دستِ شفقت رکھے ہوئے ہیں۔ سوائے اس کلمۂ خیر کے جو محض اقیموا الشهادة لله کے پیشِ نظر اُن کے قلم سے نکلا ہو۔ اور وہ بھی کبھی کبھار اور نہایت درجہ محتاط رنگ میں ولبس۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ایک واضح حقیقت کا رنگ رکھتی ہے کہ مولانا دریا بادی صاحب اور جناب فارقلیط صاحب کے دستِ شفقت کی بات علماء دیوبند کو تو مرعوب کر سکتی ہے اور اس وجہ سے اُن کے کیمپ میں کھلبلی مچ سکتی ہے لیکن جہاں تک احمدیہ جماعت کی ترقی اور اس کی مقبولیت کا سوال ہے ہے ایسے بزرگان کے دستِ شفقت کی نہ پہلے حاجت رہی ہے اور نہ آئندہ ہے۔ جماعت کا خدا والی ہے۔ اُسی کا دستِ شفقت ہمیشہ ہی اس جماعت پر رہا ہے اور اُسی کی عنایات سے ایک سے ایک کروڑ کی تعداد ہو گئی ہے۔ (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جو شخص خدا تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے وہ نہ صرف شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ خود اُس کا ولی بن جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی وِلایت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی انتہائی کوشش کے نتیجہ میں یہ بات حاصل کرلیں کہ اللہ ہی اللہ ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ رنبوت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۸ رنومبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

پھر فرمایا:-

ایک تو میں جلسہ سالانہ کے لئے مکانات کی دوبارہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ جن دوستوں کے یہاں مکان ہیں (اپنے ہیں یا کرایہ کے مکانوں میں وہ رہ رہے ہیں) ان کے اپنے مہمان بھی بڑی کثرت سے ان مکانوں میں ٹھہرتے ہیں۔ میں خود کئی سال تک افسر جلسہ سالانہ رہا ہوں اور مجھے ذاتی علم ہے کہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں اتنے مہمان ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں کہ عام حالات میں اتنے مہمانوں کا اس چھوٹے کمرہ میں ٹھہرنا متصور بھی نہیں ہو سکتا۔ آدمی سوچ ہی نہیں سکتا کہ اتنے چھوٹے سے کمرہ میں ٹھہر سکتے ہیں لیکن قربانی اور ایثار کرنے والے اللہ کے دوست اور ولی

خدا تعالیٰ کی باتیں

سننے کیلئے یہاں آتے ہیں انہیں اپنے آرام کا خیال نہیں ہوتا وہ ہر قسم کی بے آرامی کو بھول جاتے ہیں۔ انہیں احساس ہی نہیں ہوتا کہ رہائش کی تکلیف ہے۔ کھانے پینے کی تکلیف ہے۔ عادتوں کے خلاف کھانا ملتا ہے۔ اور گزشتہ سال تو بیرون ملک سے جو احمدی دوست آئے تھے وہ حیران ہوتے تھے (جیسا کہ کئی دوستوں نے مجھے کہا) کہ اس قدر سردی پڑ رہی تھی اور کہر تھی۔ اور اس طرح خاموشی کے ساتھ اتنا بڑا مجمع خدا تعالےٰ کی اور خدا تعالےٰ کے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سن رہا تھا۔ تو اس نظارہ اور اس کیفیت کا مشاہدہ ایسے جلسوں کے علاوہ کہیں اور انسان کو نظر نہیں آتا۔ پس یہ تو درست ہے کہ دوست اپنے گھروں میں "اپنے عزیز و اقارب" اپنے دوستوں اور شناساؤں کو بطور مہمان کے رکھ لیتے ہیں وہ مہمان جو حقیقتاً مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ایسے دوست یہاں تشریف لاتے ہیں جن کی واقفیت اور دوستی نہیں ہوتی اور وہ بہرحال یہاں ٹھہرتے ہیں اور ان کا انتظام ہونا چاہئے انہیں جماعتی نظام کے ماتحت ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور پھر یہ نظام آگے دو شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔ ایک تو وہ عمارتیں جن میں جماعتوں کو ٹھہرایا جاتا ہے، مرد علیحدہ ٹھہرتے ہیں اور ہماری بہنیں علیحدہ ٹھہرتی ہیں اور ایک وہ خاندان ہیں جنہیں

جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت

ان کمروں میں جو دوست جلسہ سالانہ کے انتظام کو پیش کرتے ہیں یا ان خیموں میں جو اس موقعہ پر اس غرض کے لئے لگائے جاتے ہیں، ٹھہرایا جاتا ہے

اور سینکڑوں ایسے خاندان ہیں جنہیں بڑی کوفت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ اپنے مکانات میں سے جس قدر ممکن ہو خواہ چھوٹا ہی کمرہ کیوں نہ ہو، دوست جماعتی نظام کو دیں اور چونکہ ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ربوہ میں ہر سال عمارتوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے لیکن چونکہ یہ سال پریشانی اور ہنگاموں کا گزرا اس لئے میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ عام حالات میں جس قدر مکانات بنتے رہے اس سال شاید نہ بنے ہوں۔ بہرحال میرا یہ تاثر ہے۔ میں نے کوئی اعداد و شمار اکٹھے نہیں کئے۔ اس لئے میں نے یہ توجہ دلائی تھی کہ جن دوستوں کے یہاں رہائشی پلاٹ ہیں ان میں چھوٹی سی چار دیواری اور ایک کمرہ بنا دیں اس نیت کے ساتھ کہ ان کے تو کام آئے گا ہی لیکن اُس زمین اور تعمیر میں برکتیں ہوں گی اگر خدا کی خاطر جمع ہونے والوں کے استعمال میں سب سے پہلے وہ کمرے آئیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس طرح دوستوں نے توجہ کی ہوگی۔ کیونکہ مکان بنانے کی نیت کے معاً بعد تو تعمیر شروع نہیں ہو سکتی اس کے لئے سامان خریدنا اور پھر اس کو تعمیر کی جگہ پے کر آنا اس میں وقت لگتا ہے۔ اور اگر ہماری ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی جو حکومت نے قائم کی ہوئی ہے۔ اس کا یہ قانون ہو کہ

چاردیواری اور سروس رُوم

کے لئے بھی اُن کی اجازت لینی چاہئے تو اِس میں بھی چار یا پانچ دن لگیں گے اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ بہرحال وہ قانون ہے اور قانون کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ اور بہرحال یہ عوامی حکومت ہے۔ اور عوامی خدمتگار کہلانے والے جو خود کو آج سے قبل خدامِ عوام نہیں سمجھتے تھے۔ اب بار بار وزیراعظم صاحب نے ان کو توجہ دلائی ہے کہ تم عوام کے خادم بن کر کام کرو۔ آپ نے متعدد بار ایسی تقاریر اخباروں میں پڑھی ہوں گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس وزیری ہدایتِ بالا کو سامنے رکھ کر ربوہ کے شہریوں کو ہر قسم کی سہولت جلد تر بہم پہنچانے کی خاطر اور پریشانیوں سے اُن کو بچانے کے لئے جب اس قسم کی درخواستیں ان کے پاس آئیں گی تو دو چار دن کے اندر اندر وہ اس کے فیصلے کر کے ان کو اجازت دیں گے کہ اپنے قطعات میں چاردیواری بھی بنائیں اور سروس روم بھی۔ سروس روم میں نے اس لئے کہا ہے کہ نقشہ بنانا اور پھر اس کی اجازت لینا اس میں لمبا وقت لگتا ہے۔ لیکن ساری دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ جب تعمیرات ہوتی ہیں اور مکان بنتے ہیں تو ایک عارضی کمرہ بنا دیا جاتا ہے۔ جہاں

سیمنٹ اور دوسرا سامانِ تعمیر

رکھا جاتا ہے اسے سروس روم کہتے ہیں اور وہ عارضی ہوتا ہے اس لئے میں نے کہا تھا کہ آپ عارضی انتظام کریں گے لیکن ہمیشہ کے ثواب کے آپ وارث بن جائیں گے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جنہیں عوامی حکومت نے عوام کی خدمت کے لئے ربوہ میں مقرر کیا ہے وہ لوگوں کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے دو ایک دن کے اندر اندر ان کو اجازت دے دیں گے کہ وہ چاردیواری

بنائیں اور مسجدیں وغیرہ بنا لیں، یہی حال قواعد وغیرہ نہیں پڑھتے۔ ہماری ٹاؤن کمیٹی کے بہت سے (BY-LAWS) یعنی ذیلی قوانین ہیں اگر ذیلی قوانین میں یہ ہو کہ چار دیواری اور مسجدیں وغیرہ بنانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں تو ان کی طرف سے اس کا اعلان ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب دوستوں کو اس کا پتہ لگ جائے۔ اگر اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہے۔ تو جو بھی درخواست آئے اس کو فوری طور پر منظور کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ جو وعدے علی الاعلان پبلک جلسوں میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے لوگوں سے کئے ہیں لوگ محسوس کریں کہ وہ وعدے پورے ہو رہے ہیں اور انتظامیہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں روک نہیں بن رہی۔ بہرحال اب میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں گے۔

جو مضمون آج کے خطبہ میں میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرآن عظیم نے مومن سے کہا۔

خدا تعالیٰ کا ولی بنو

اور اگر تم اللہ کے ولی بنو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا ولی بنے گا ولی کے معنی صرف پیار کرنے والے یا دوستی کرنے والے کے نہیں ہوتے ولی کے معنی یا ولایت کے معنی یا ولی کے معنی اس قرب کے ہیں کہ دو چیزوں کے اس قرب کے بعد ان کے درمیان کوئی اور چیز آہی نہ سکے اس کا آنا ممکن ہی نہ ہو یعنی اللہ سے قرب تم ہو جانا تو قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ تم اولیاء اللہ بنو اس سلسلہ میں بہت سی آیات ہیں فرمایا اے وہ لوگو! جو ایمان لاتے ہو اور جن کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت اور شریعت پر ہم ایمان لائے یعنی ہم زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں اور قلب صمیم اور قلب سلیم کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہیں اور ہمارا عمل یہ ظاہر کرے گا کہ ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ کامل اور مکمل شریعت خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم کی شکل میں انسان کے ہاتھ میں دی اور اس پر عمل کرنا انسان کے دین اور انسان کی دنیا کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر دین و دنیا کی حقیقی جنت انسان کو مل ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میرے ولی بنو میں تمہارا ولی بنوں گا۔

"اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا"

دوسری بہت سی آیات میں زیادہ تفصیل سے بھی بتایا۔ جو متعدد آیات اکٹھی میں نے پڑھی ہیں پہلے میں ان کے معنی بیان کرتا ہوں پھر ان کے اندر بیان شدہ مضمون آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ اگر تم خدا کے حکم کو مان کر اللہ تعالیٰ کے ولی بن جاؤ گے اور اس سے محبت رکھنے لگو گے اور اس کے اتنے قریب ہو جاؤ گے کہ تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی اور وجود سما ہی نہیں سکے گا (بالکل ساتھ جڑے ہوئے ہونے کے تعلق کو ولایت کہتے ہیں) جو خدا کے ولی ہو جاتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں اور پھر فرمایا اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لاتے یعنی زبان و دل سے اقرار و تسلیم کیا اور اعمال سے ان کا اظہار کیا اور تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھتے ہیں ان کے لئے اس ورلی زندگی میں بھی خدا کی طرف سے بشارت پانے کا انعام مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بشارتیں

وہ سنتے ہیں اس لئے کہ ان کو قرب کامل و تام حاصل ہے جس سے زیادہ قرب کوئی متصور ہو ہی نہیں سکتا۔ اور بعد والی زندگی میں بھی ان کا یہی حال ہو گا کہ فرمایا۔ اور اللہ کی فرمودہ باتوں میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور پھر فرمایا کہ خدا کا ولی بن جانا اور خدا کی ولایت حاصل کر لینا کہ اللہ بھی ولی بن جائے یہ ایک ایسی کامیابی ہے کہ جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی متصور نہیں ہو سکتی اور چاہیئے کہ ان (مخالفوں) کی کوئی مخالفانہ تمسخر اور استہزاء کی بات تمہیں غمگین نہ کرنے پائے مخالفت کی کوئی بات تمہیں اس لئے غمگین نہ کرے کہ غلبہ اللہ کا ہی ہے اس کے علاوہ اس کے ارادہ اور منشاء کے خلاف کوئی طاقت ہے ہی نہیں جو اس کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکے کیونکہ "اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ" اور تمسخر اور استہزاء دونوں معنی اس کے ہیں نے کر دیئے قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے اس کو جب واضح کیا جائے تو اس میں مخالفانہ بات اور تمسخر اور استہزاء

کی بات دونوں مفہوم آجاتے ہیں اور اس لئے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ عربی زبان اور قرآن کریم کے محاورہ میں دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے کہ نہ اس کے علاوہ کسی اور کا حقیقی غلبہ ہے۔ اور نہ اس کے علاوہ عزت کے حصول کا کوئی اور سرچشمہ پس دنیا اولیاء اللہ سے اگر تمسخر اور استہزاء سے پیش آئے تو غم کی کوئی بات نہیں اس لئے کہ عزت، مخالفت تمسخر اور استہزاء کو حاصل نہیں بلکہ

عزت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

دنیا خواہ کتنا ہی ذلیل کرنا چاہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے عزت دینا چاہی ہے تو خدا تعالیٰ کے اس ارادے میں دنیا کی کوششیں حائل نہیں ہو سکتیں وہ خوب سننے والا بھی ہے اس کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں اور خوب جاننے والا بھی ہے کہ تمہاری دعاؤں کو کس شکل اور کس رنگ میں وہ قبول کرے گا۔

میں جو سلسلہ مضامین بیان کر رہا ہوں جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا اس کے دو پہلو ہیں ایک خوف اور خشیت کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے اور دوسرے یہ خواہش اور شدید جذبہ اور تڑپ کہ ہم سے ایسے کام سرزد ہوں کہ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار ہم حاصل کریں یہ اسی دوسرے حصہ کے تسلسل میں ایک مضمون ہے۔

اگر ہم خدا تعالیٰ کی ولایت ایسا قرب کہ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے، حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (پیار پیار میں بھی فرق ہوتا ہے۔) ایسا پیار جس سے بڑھ کر کوئی اور پیار ہو ہی نہیں سکتا ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

ہمارے لئے ضروری ہے کہ

ہم اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں گذاریں اور انتہائی کوشش کے نتیجہ میں اس بات کو حاصل کر لیں کہ اللہ ہی اللہ ہو بندے اور اللہ کے درمیان اور کوئی چیز باقی نہ رہے۔ جب تک ہماری یہ کوشش نہیں ہوگی۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کا قرب ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اگر تم میرے قریب آنا چاہو گے تو میں تمہارے قریب آؤں گا۔ اگر تم یہ کوشش کرو گے کہ اتنے قریب آجاؤ کہ غیر اللہ نیست ہو جائے اور تمہاری کوشش یہ ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان غیر اللہ نہ رہے تو میں تمہارے اتنے قریب آجاؤں گا کہ پھر اس طرح ملاپ ہو جائے گا کہ کوئی چیز بیچ میں آہی نہ سکے یہ ولایت کے معنی ہیں جس کا یہاں اعلان کیا گیا ہے اس کے لئے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے بڑا جہاد کرنا پڑتا ہے اس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے اس کے لئے انتہائی چوکس رہ کر اپنے اعمال کو سنوارنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے ہر محبت، ہر پیار، اور ہر تعلق رشتہ داری کا اور دوسرا جس کا تعلق خدا سے نہیں ان سارے تعلقات کو چھوڑنا پڑتا ہے لیکن خدا میں ہو کر خدا کے حکم سے اقربا پروری بھی کرنی ہوتی ہے دوست نوازی بھی ہوتی ہے۔ ہمسایہ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی خدمت

بھی کرنی ہوتی ہے۔ لیکن خدا میں ہو کر، خدا کی ولایت کے بعد پہلے نہیں، کیونکہ دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ انسان نے اپنی پیدائش سے اس وقت تک یہی دیکھا کہ انسان کے جو انسان کے ساتھ تعلقات ہیں وہ ۲ قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جو خدا کو چھوڑ کر انسان ان تعلقات کو نباہتا ہے۔ اپنے بھائی کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، ہر قسم کے ناجائز حربے استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ایک یہ تعلق دو انسانوں کے درمیان انسان کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے۔ لیکن ایک وہ تعلق ہے کہ جب انسان کہتا ہے کہ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں سوائے اس تعلق کے جو میرے رب نے قائم کیا ہے۔ یہ بھی ایک تعلق ہمیں نظر آتا ہے اور دراصل انسان انسان کے درمیان قابل اعتبار تعلق صرف یہی ہے۔ جس شخص کو یہ پتہ ہو کہ زید میری خدمت میں اس لئے نہیں لگا ہوا کہ اس نے مجھ میں کوئی خوبی دیکھی اگر ایسا ہے تو پھر تو خطرہ ہے کہ جس وقت وہ خوبی نظر سے اوجھل ہو جائے اس کی خدمت بند ہو جائے گی۔ بلکہ میری خدمت میں وہ اس لئے لگا ہوا ہے کہ خدا نے اسے کہا :-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

میرے حکم کی بنا پر میرے بندوں کے دکھوں کو دُور کرنے کے لئے اور ان کو سُکھ پہنچانے کے لئے ہردم تیار رہتا ہے، جیسے وہ دکھ سے بچا رہا ہے۔ اور جسے سکھ پہنچانے کی وہ کوشش کر رہا ہے۔ اس کو یہ یقین ہو کہ دنیا کچھ سے کچھ ہو جائے اس شخص کی خدمت میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ میری وجہ سے میری خدمت کے لئے نہیں بلکہ ہمارے رب کریم کی خوشنودی کے حصول کے لئے یہ خدمت ہو رہی ہے، پس تعلقات تو قائم رہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے انسان کو بنایا ہی ایسا ہے خدا تعالےٰ نے اس کائنات کو "سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ" کہہ کر انسان کا خادم قرار دیا ہے۔ یعنی جو چیز بھی کائنات میں پائی جاتی ہے۔ وہ انسان کی خدمت کے لئے ہے۔ اور انسان اپنے "خادم" سے بھی اگر اپنی نالائقیوں کے نتیجہ میں انسانیت کے درجہ سے بھی نیچے گر جائے جس طرح کسی وقت میں انسان کو دوسرے انسان غلام بنا لیتے ہیں۔ اسلام غلامی کے خلاف ہے۔ لیکن کہا کہ جن کو تم نے غلطی سے احکام شریعت کے خلاف غلام بنا رکھا ہے وہ اس معاشرہ میں آزاد ہو کر اگر نکھے بیٹھ رہنا چاہتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرہ کا مفید اور فعال حصہ نہ بن سکتے ہوں تو ان کو بے شک آزاد نہ کرو۔ لیکن اگر وہ آزاد ہو کر معاشرہ میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں تو تمہیں بہر حال آزاد کرنا ہوگا۔ یہ پرانے غلاموں کی بات تھی اور آئندہ کے لئے ایسے احکام دے دیئے کہ غلامی کو مٹا دیا یہ درست ہے کہ عملاً بعض علاقوں میں ناسمجھی سے بعض مسلمانوں نے غلامی کو جاری رکھا مگر قرآن کریم میں اس قسم کی غلامی کا کوئی جواز ہمیں نہیں ملتا۔ لیکن جس وقت قرآن کریم نازل ہو رہا تھا۔ اس وقت جو غلام تھے ان میں سے ایسے غلام جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے تھے قرآن کریم نے ان کے لئے ایسے اصول وضع کر دیئے کہ وہ آزادی حاصل کر سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں لیکن اس کے باوجود کچھ ایسے غلام بھی تھے کہ اگر ان کو کہا جاتا کہ آزاد ہو جاؤ تو وہ کہتے تھے نہیں ہم آزاد ہو کر کیا کریں گے ایسے غلام جہاں بھی پائے جاتے تھے، ان کے لئے

قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں

انسانی شرف کو قائم کیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے بھی اپنے گھر جیسا اقتصادی ماحول پیدا کرو جیسا خود کھاتے ہو اسے بھی کھلاؤ۔ جیسا خود پہنتے ہو اسے بھی پہناؤ ہر گھر کا اپنا ایک معیار ہے۔ کوئی دو سو روپیہ ماہانہ کمانے والا ہے۔ کوئی دس ہزار روپے ماہوار کمانے والا ہے۔ کوئی اپنے گھر پر بیس ہزار روپے ماہانہ خرچ کرتا ہے۔ اگر ان حالات میں کہ پرانے غلام موجود ہیں اور ان کی آزادی کا کوئی سامان نہیں دو سو روپیہ کمانے والے کو کہا۔ جو تیرے گھر کا ماحول ہے وہی اسے دو جس طرح تم اپنے بچے کو کھلاتے ہو اور پہناتے ہو اسی طرح غلام کو بھی کھلاؤ اور پہناؤ اور بعض خاندان بیس ہزار یا تیس ہزار روپیہ بھی خرچ کر جاتے ہیں ان کو کہا اس کے مطابق غلام کو بھی رکھو پس ہر انسان کو خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق وہ ملنا چاہیئے جو اس کا حق ہے لیکن جو حقوق انسان بناتا ہے۔ اس میں تو وہ چالاکی کر جاتا ہے۔ اپنے لئے کچھ بنا لیتا ہے اور غیر کے لئے کچھ بنا لیتا ہے۔ اس کے لئے اس نے حیلہ سازی پہلے ہی کی ہوئی ہے۔

میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ

کمیونزم نے اعلان کیا

اس کے الفاظ بظاہر ایسے ہیں جو بڑے پیارے لگتے ہیں

"to each according to his needs" یعنی ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق دیا جائے گا اور ان کے سارے لٹریچر اور کتب میں NEEDS یعنی ضروریات کی تعریف نہیں کی گئی۔ اور جب عمل کرنے کا وقت آیا تو کمیونسٹ چیکوسلواکیہ میں ان کے قتل وغارت کے لئے اپنی فوجیں لے کر آ گئے حالانکہ وہ بھی کمیونسٹ تھے اور ان کا اقتصادی معیار وہ نہیں بننے دیا جو ان کے اپنے ملک کا تھا۔ اور جو روس کے مشرق میں مسلمانوں کے علاقے ہیں ان کا اقتصادی معیار۔ اس نعرہ کے باوجود کہ "To each according to his needs" وہ تم بالکل اور کر دیا تھا

دو انسانوں کی ضروریات

بنیادی طور پر کیسے مختلف ہو گئیں؟ فردی طور پر تو مختلف ہو سکتی ہیں مثلاً جو چھ فٹ کا جوان ہے اس کے لباس پر زیادہ خرچ آئے گا۔ بہ نسبت اس انسان کے جس کا قد ساڑھے چار فٹ ہے یہ تو فردی فرق ہوا لیکن اصول یہ ہے کہ ہر ایک کو ایک جیسا ایک ہی قسم کا کپڑا ملے اس کپڑے کی کمیت میں تو فرق ہوگا۔ لیکن کیفیت اور قسم میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ میں بتا یہ رہا ہوں کہ جو انسان نے انسان کے لئے قوانین بنائے اوّل تو وہ ناقص ہیں پھر ان میں عمل ناقص اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ایک تعریف کر دی اور پھر جب چاہا وہ تعریف بدل دی

پس وہ قانون جو بنیادی اصول سے بندھا ہوا نہ ہو وہی قانون ہے کہ جو اپنی مرضی سے جب چاہے بدل دیا اسی لئے اسلام کو ہر دوسرے قانون پر فوقیت حاصل ہے کہ مسلمان کا یا مومن احمدی کا جو قانون ہے وہ قرآن کریم کی ہدایت سے بندھا ہوا ہے اور اس وجہ سے وہ محفوظ ہے اور اس کے حُسن پر کوئی داغ نہیں لگتا۔ لیکن جو قانون انسان نے بنایا ہے وہ بدلتا رہتا ہے آج کچھ قانون بنایا کل کچھ بنا دیا۔ جیسے جیسے حالات بدلے ویسے ویسے چالاکیاں کر کے بعض لوگوں کو فوائد سے محروم کرتے رہے یا بعض کو زیادہ فوائد دے دیئے۔ ساری دنیا میں یہ ہو رہا ہے امریکہ میں بھی روس میں بھی، یورپ میں بھی کیونکہ

انسانی قانون کا حُسن

الٰہی حُسن کے ساتھ بندھا ہوا نہیں ہے اس لئے قرآن کریم نے تو کہا یہ نہیں کرنا، کسی شخص کو یہ نہیں کہا کہ جو مسلمان نہیں اس کا آدھا پیٹ بھرنے کی تجھے اجازت ہے۔ جن غلاموں کے متعلق شروع میں اسلامی شریعت اور قانون کے مطابق عمل ہوتا تھا۔ ان میں سے بہت سے مسلمان نہیں تھے اور غلام تھے اور ان کے متعلق کہا کہ ٹھیک ہے یہ تمہارے ہم عقیدہ نہیں ہیں لیکن تمہارے ہم جنس اور ہم نوع ہیں۔ اس لئے جیسا تم نے کھانا ہے ویسا ہی ان کو دینا ہے لیکن انسان جب قانون بناتا ہے۔ تو اپنے مطابق، اپنی ضروریات کے مطابق اپنے خیالات کے مطابق، اپنے تعصبات کے مطابق اس میں ایک لچک رکھتا ہے۔ لیکن پیدا کرنے والے رب کو تو کسی سے بھی کوئی تعصب نہیں ہے اس نے ہر انسان کو پیدا کیا ہے اور ہر انسان کے انسانی حقوق قائم کئے ہیں ایسے حسین قوانین ہیں کہ میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ اس وقت موقعہ نہیں پھر موقعہ ہوا تو پھر یاد دہانی کرا دوں گا) کہ اپنے

بیرونی ممالک کے دوروں کے دوران

بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات سے میں نے باتیں کی ہیں میں نے اسلامی تعلیم پیش کر کے کہا' یہ ہے اسلام کی اقتصادی تعلیم' اس سے بہتر یا اس جیسی تعلیم مجھے دکھا دو تو میں سمجھوں گا کہ تمہارے پاس کچھ ہے۔ تو وہ آگے سے بات نہیں کرتے میں نے پہلے بتایا تھا کہ ۱۹۷۳ء کے دورہ کے دوران یورپ کے دو ملکوں میں مجھے شرمندہ ہونا پڑا کہ جب میں نے اسلامی تعلیم بیان کی تو مجھ سے پوچھا گیا کہ اتنی حسین تعلیم ہے' یہ تو ہم مانتے ہیں لیکن یہ بتائیں کہ اس حسین تعلیم کو جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارے عوام تک اسے پہنچانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ ٹھیک ہے ابھی ہمارے پاس اتنی دولت نہیں ہمارے پاس اتنے انسان نہیں جو ہر جگہ پہنچ کر ان کو بتائیں لیکن ہمارا قدم اس جہت کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ

اسلامی تعلیم کا پیغام

گھر گھر میں پہنچایا جائے گا۔ اور اسلام کے حسن و احسان سے ان کے دل جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے انہیں جمع کر دیا جائے گا۔

پس قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ خدا کا ولی بن جاؤ یعنی یہ کوشش کرو کہ خدا سے ذرہ برابر بھی دوری نہ رہے کہ کسی غیر کی بیچ میں گنجائش نکل آئے تمہارے

دل میں یہ جذبہ اور خواہش ہونی چاہیئے کہ میں خدا کا ایسا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ رہے کیونکہ اگر ذرہ برابر بھی فرق رہا تو میرے اور خدا کے درمیان وہ ذرہ آجائے گا ... دوری اور مہجوری ہوگی، ناکامی کا احساس ہوگا کہ میں نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا کیونکہ اتنا قرب نہیں ہوا۔ خدا تعالےٰ نے کہا تم ایک دفعہ قریب آکر تو دیکھو میں تمہارے قریب آجاؤں گا۔ اور

سچی بات یہ ہے

کہ جو انسان خدا تعالےٰ کا اس طرح قرب حاصل کر لیتا ہے جس طرح دو باہم جڑی ہوئی انگلیوں کے درمیان کسی اور کی گنجائش نہیں اس کے بعد خدا تعالےٰ چھوڑا نہیں کرتا۔ یعنی پھر وہ اپنے اس بندے سے جو اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جس کو ہم ولی کہتے ہیں۔ جو اس کا ولی بن جاتا ہے۔ جو عملاً اپنے مجاہدہ کے بعد اس کے قریب تر آجاتا ہے۔ تو خدا بھی اس کے قریب آجاتا ہے اور اس سے اس قسم کا پیار کرتا ہے۔ اسی سے اس قسم کا لگاؤ رکھتا ہے اس کا اس قسم کا خیال رکھتا ہے۔ اس کو اس قسم کی ہدایت دیتا ہے۔ اور رحیمیت کے جلووں سے اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کی کوششوں میں کامیابی کی راہیں اس پر کھولتا ہے اور مالک یوم الدین کی حیثیت سے اس دنیا میں بھی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اس دنیا میں بھی خدا تعالےٰ کی بشارت ان کے لئے اور جو فوز عظیم کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی نہیں سو جو وہ فوزِ عظیم کیا ہو سکتی وہ فوزِ عظیم یہی ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی فوز عظیم نہیں ہے کہ ہر وقت خدا تعالےٰ کے پیار کی آواز انسان کے کان میں پڑتی رہے۔ پیار کا احساس اس کے دل میں ہوتا رہے اس کے پیار کے جلوے اس کی زندگی میں وہ دیکھے اور اس کے پیار کے جلوے صرف وہ نہیں بلکہ اس کے ماحول کے لوگ بھی اس شخص کی زندگی میں دیکھیں کہ خدا تعالےٰ اس شخص یا اس خاندان سے یا قوم یا اس جماعت سے جیسا کہ یہ جماعتِ احمدیہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا کتنا پیار ہے۔ جب دنیا خدا تعالےٰ کو

جماعتِ احمدیہ کے افراد

سے اس طرح پیار کرتے دیکھے گی تو ان کے دلوں میں خود بخود تمہارے لئے محبت پیدا ہوگی جب دنیا یہ دیکھے گی کہ یہ جماعت وہ ہے جنہوں نے ہم سے خدمت کا اور الفت کا اور ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے لئے کوششوں کا وہ تعلق پیدا کر لیا ہے جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے قرب پر ہے ان کو تسلی ہوگی کہ ان سے ہمیں کوئی دکھ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ہم پر ظلم نہیں کر سکتے یہ ہمارے حقوق تلف نہیں کر سکتے۔ ہمیشہ ان سے ہمارے لئے خیر کے چشمے پھوٹیں گے ہمیشہ یہ ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے بعد ہمارے لئے سکھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے پھر جس شخص کو یہ سمجھ آجائے گی وہ تو آپ کے قریب آجائے گا اور جو آپ کے قریب آیا چونکہ آپ خدا کے قریب ہوں گے لہٰذا وہ بھی خدا کے قریب ہو جائے گا۔ اور پھر اس طرح ہم نے دنیا کو اسلام کے لئے، اللہ کے لئے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

جیتنا ہے، جو اصل غرض ہے۔ ہماری یہ غرض تبھی پوری ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں متعدد آیات میں بیان آیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا میں نے انتخاب کیا ہے۔ جو اس وقت میں نے بیان کی ہیں یہ ولایت کا تعلق کہ ہم میں سے ہر شخص خدا تعالےٰ کا ولی بن جائے اور اللہ اس کا ولی بن جائے یہ تعلق پیدا ہو جائے کہ ہم میں سے ہر ایک کے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ بھی جگہ نہ رہے جہاں غیر اللہ کے داخل ہونے کا امکان رہ جائے جہاں شیطانی وسوسہ (جو ذرہ سے بھی باریک جگہ میں چلا جاتا ہے) اور اس کے اندر داخل ہونے کا سوال پیدا ہو پھر شیطانی حملوں سے ہر طرح محفوظ ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کے حسن و احسان کے جلوے ہر دم اور ہر آن اپنی زندگی میں وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی نے آپ لوگوں کو اور مجھے بلایا۔ یہ وہ زندگی ہے جس کی طرف قرآن کریم نے یہ کہہ کر بنی نوع کو مخاطب کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہو اس لئے کہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہیں زندہ کر دے۔ ہر وہ زندگی ہر وہ حیات جس میں خدا اور بندے کے درمیان بُعد اور ہجر پایا جاتا ہے، دوری پائی جاتی ہے وہ زندگی زندگی نہیں ہے زندگی اپنے کمال کو تبھی پہنچتی ہے جب

بندے اور خدا کے درمیان

کوئی فرق نہ رہے اور اس لئے اس غرض کی خاطر مہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جنہیں پہلوں نے محمدؐ مہدی بھی کہا ہے انہوں) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا اپنی طرف نہیں بلایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا تاکہ آپ کی حقیقی حیات اور زندگی پائیں تاکہ آپ کی وجہ سے اور آپ کی کوششوں اور تدبیر اور دعاؤں کے نتیجہ میں تمام بنی نوع انسان حقیقی حیات اور زندگی حاصل کر سکیں۔ خدا کرے کہ ہمیں

اپنے مقام کی سمجھ اور معرفت

حاصل ہو۔ اور کبھی بھی ہم اس غرض کو جس کے لئے ہمیں اجتماعی طور پر پیدا کیا گیا۔ اور اکٹھا کیا گیا ہے، نہ بھولیں اور ہماری نظر سے یہ مقصد اوجھل نہ ہو۔ اور خدا کرے کہ حقیقی معنیٰ میں اور صحیح صحیح خدا تعالےٰ کے ولی بن جائیں۔ اور خدا تعالےٰ اس کے نتیجہ میں ہمارا ولی ہو جائے آمین ؛

ولادت اور درخواستِ دُعا

خدا تعالےٰ نے میرے بزرگوں اور مخلصین کی پُر خلوص دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء بمقام منگل چار بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ کرم نومولود کا نام "شکور احمد" تجویز فرمایا ہے جزاھم اللہ احباب سے مؤدبانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو اسم بامسمّیٰ بنا دے لمبی عمر دے والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے نیک و پاک زندگی دے سلسلہ کا سچا عاشق اور خادم دین بنا دے آمین۔ اس خوشی میں خاکسار نے "درویش فنڈ" میں ۲۵/- روپے روانہ کئے ہیں اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین۔ خاکسار:۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں!

"خدا تعالےٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالےٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار امسال میٹرک کے فائینل امتحان میں شریک ہونے والا ہے۔ نیز سر کے درد میں مبتلا ہے خاکسار کی صحت اور نمایاں کامیابی کے لئے تمام بزرگان کرام و درویشانِ قادیان سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :۔ سید نعیم احمد احمدی ابن سید بشیر احمد صاحب کنگی مرحوم

آلکھور (تامل ناڈو) میں منعقدہ

مذاہب ۔ سائنس ۔ دہریہ کانفرنس میں

جماعتِ احمدیہ کے وفد کی شرکت اور تقاریر میں اسلام کی نمائندگی

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

تامل ناڈو میں مغربی گھاٹ کے خوبصورت دامن میں واقع آلکھور میں مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۵ء بروز اتوار ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں مختلف مذاہب اور مکاتیب خیال کے لوگوں کو اور دہریت کے ساتھ تعلق رکھنے والے Rationalism کے پرستاروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

آلکھور وہ مقام ہے جہاں دو سال قبل جنوبی ہند کے ایک مشہور سیاسی اور سماجی لیڈر ای۔ وی۔ رام سوامی نائیکر کی قیادت میں بُت شکنی کی مہم شروع کی گئی تھی۔ اور اس مکتبِ خیال کے لوگوں کی یہاں کثرت ہے۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے تمام انتظامات یہاں کی ایک مشہور شخصیت "صاحب جی" کی کوششوں سے تکمیل پذیر ہوئے۔ مذہبی رواداری اور اخوتِ باہمی کی بنیاد پر کی گئی اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے تمام مکتبِ خیال کے لوگوں کا تعاون حاصل تھا لیکن مسلمانوں نے اس کانفرنس کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ اس کانفرنس میں اسلام کی تعلیمات اور خوبیاں پیش کرنے سے بھی معذرت چاہی۔

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ میں بھی ہمارے تامل رسالہ "راہِ امن" کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کا تعارف ہو گیا تھا۔ اس لئے محترم صاحب جی نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کی دعوت ہمیں دی۔ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے دعوت قبول کرتے ہوئے بذریعہ تار اطلاع دی۔

اس طرح خداتعالیٰ نے اسلام کی نمائندگی کرنے کا شرف ہم احمدی مسلمانوں ہی کو حاصل ہوا۔ اور ختمِ نبوت کی حفاظت کا دم بھرنے والے اس عظیم خدمت سے محروم رہے!!

مدراس سے روانگی

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ شام چار بجے سات افراد پر مشتمل ایک وفد بذریعہ موٹر کار مدراس سے ۲۰۰ میل دور واقع آلکھور کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر مکرم حسن محمد جعفری صاحب۔ مکرم حسن ابراہیم صاحب۔ مکرم نور محمد صاحب بی۔ اے اور مکرم بانگھاٹ محمد صاحب شریک ہوئے۔ ہم رات کے بارہ بجے آلکھور پہنچے۔ دوسرے دن میلا پالم سے مکرم خضر محی الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ہمارے قیام کے لئے ایک مکان میں انتظام کیا گیا تھا۔

تبلیغی گفتگو

ہماری آمد کی خبر سن کر یہاں کی سیاسی پارٹی DRAVIDA KAZAKAM کے صدر اور مشہور Rationalist شری۔ ایس۔ وی۔ لونایا' اور یہاں کے ناستک جماعت کے صدر شری ای۔ کے۔ داوراج اپنے بعض تعلیم یافتہ ساتھیوں کو لے کر آئے اور ہستی باری تعالیٰ اور مذہب کی ضرورت وغیرہ موضوعات پر گھنٹوں گفتگو ہوتی رہی۔ اس گفتگو میں محی الدین علی صاحب اور مکرم نوجوان صاحب پیش پیش رہے۔ خداتعالیٰ کی خاص تائید ونصرت اور فضل و کرم سے اس گفتگو میں جماعتِ احمدیہ کا پلہ بھاری رہا اور گفتگو کے ہر موڑ پر وہ لوگ مختلف قسم کی ٹھوکریں کھاتے رہے اور بار بار ہمیں جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً' کا نظارہ دیکھنے کو ملا اور یہ سلسلہ گفتگو شام کے تین چار بجے تک جاری رہا۔

جلسہ کا آغاز

مقررہ کانفرنس یہاں کے C.S.I سکول کے سامنے وسیع گراؤنڈ میں شام کے چھ بجے منعقد ہوئی۔ جلسہ کے شروع ہونے سے قبل یہاں کی ایک مشہور میوزیکل پارٹی کی طرف سے موسیقی کا پروگرام ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ کانفرنس اس علاقہ کے ممبر آف اسمبلی شری وی۔ پزنی ویل (PAZHANIVEL) M.L.A. M.C. کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ہندو۔ عیسائی۔ دہریت اور راشنلزم (Rationalism) کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اسلام کی نمائندگی جماعتِ احمدیہ نے کماحقہ ادا کی۔

سب سے پہلے مکرم صاحب جی نے اپنے استقبالیہ تقریر میں کہا کہ ہمارے اس علاقہ میں مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ ایک معقول تعداد میں دہریت اور راشنلزم کے پرستار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان سب کے خیالات ایک اسٹیج میں پیش کئے جانے کے لئے اس علاقہ میں سب سے پہلے اس قسم کی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اس عظیم مقصد کی تکمیل میں ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے گا۔

صدارتی تقریر

شری پزنی ویل ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ ہندوستان میں مختلف مذاہب کے پیرو کار آباد ہیں اور وہ اپنے مذہب کے متعلق اپنے ہی سٹیج پر اظہارِ خیال کیا کرتے تھے۔ لیکن آلکھور کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ تمام مذاہب والوں کو ایک ہی جگہ اپنے اپنے خیالات اور عقائد بیان کرنے کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے۔ صدرِ مجلس نے تمام مقررین سے یہ درخواست کی کہ دوسرے مذہب والوں کے جذبات کو مجروح کرنے والی کوئی بات نہ کہی جائے۔ ہر مذہب کے قیام کی غرض لوگوں کی خدمت کرنا ہوتی ہے اس بات کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

تقریریں

اس کے بعد تقریروں کا آغاز ہوا۔ مسٹر VANAVIL نے دہریت کی نمائندگی کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب انسان کو جہالت کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کی ترقی میں روکاوٹ ہے۔

مسٹر Subboo نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انسان کی ترقی کا واحد ذریعہ سائنس ہے۔

شری جگنّاتھن نے ہندو مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کی خوبیاں بیان کیں۔

شری منی داس امپیار B.A.B.T نے عیسائیت کے متعلق تقریر کی اور حضرت یسوع مسیح کی امن بخش تعلیمات پر روشنی ڈالی اور ساتھ ہی انہوں نے ہندو مذہب کے بعض عقائد پر تنقید کی اور کہا کہ آج کل تمام مذاہب اپنی اصلیت سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ بایں ہمہ انسان کسی بھی مذہب کے ساتھ تعلق رکھے بغیر ترقی کر سکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے ہستی باری تعالیٰ کو ثابت کرتے ہوئے بعض دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد آپ نے لا الٰہ الا اللہ کا فلسفہ بیان کیا۔ اور انبیاء کی بعثت کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میں صحیح معنوں میں ایک ہندو بھی ہوں۔ ایک عیسائی ہوں اور ایک مسلمان ہوں۔ اس لئے کہ مَیں تمام مذاہب کے پیشواؤں پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں پائے جانے والے مختلف مسائل کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ آپ کی تقریر بہت ہی توجہ سے سنی گئی۔

اس کے بعد مسٹر ELIL MATHI نے آپس میں اتحاد و اتفاق اور باہمی محبت و پیار کی ضرورت پر زور دیا۔

شری دیوا شکھامنی نے ہندو مذہب کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کو سب سے پرانا مذہب ہونے کی وجہ سے تمام مذاہب پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہے

اس کے بعد شری گوردناتھن نے تامل فلسفہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی ہند میں تامل تہذیب ہزاروں سال پرانی ہے۔ یہاں عیسائیت دو ہزار سال قبل اور اسلام ڈیڑھ ہزار سال قبل آیا تھا۔ لیکن آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل تامل تہذیب یہاں پائی جاتی ہے۔ یہ شخص اپنی ساری تقریر میں مسلمانوں اور عیسائیوں پر رکیک اور تکلیف دہ حملے کرتا رہا اور تامل زبان کے ناطے لسانیت کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کی۔ اور کہا کہ مجھے قرآن بائبل اور وید وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ یہ سب میرے سامنے کوڑے کرکٹ کے برابر ہیں۔ مجھے صرف اور صرف تامل فلسفہ اور تامل تہذیب سے محبت اور عشق ہے اس لئے کہ تامل ہی میری ماں اور باپ ہے۔

اس کی تقریر کے دوران صدرِ مجلس اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے بعض معززین ٹوکتے رہے اور اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے رہے۔

اس کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب کی باری تھی۔ آپ نے ان تمام اعتراضات کا نہایت شاندار رنگ میں جواب دیا۔ آپ نے بتایا کہ مَیں بھی تامل زبان کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہوں۔ تامل تہذیب کے ساتھ تعلق رکھنے والا کبھی بھی اپنے مقام سے گر کر بداخلاقی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ وہ کسی بھی جذبات کا غلام نہیں رہ سکتا۔ اس

قسم کی تقریریں ہمارے اس عظیم مقصد کے حصول میں روکاٹ پیدا کرتی ہیں جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ میں نے اسلامی تہذیب و تمدن کی نمائندگی کرتے ہوئے السلام علیکم کا تحفہ آپ کو پیش کیا تھا۔ اس لئے کہ آج ہمیں سلامتی کی اشد ضرورت ہے۔ آج اہل مذاہب اختلافات کا شکار ہیں جس کے نتیجہ میں دہریت اور کمیونزم وغیرہ مذاہب پر حملہ آور ہیں۔ آپ نے مقررین کی طرف سے کئے گئے تمام اعتراضات اور الزام تراشیوں کا جواب دیتے ہوئے مختلف زاویوں سے اسلام کی فضیلت بیان فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور اور آپ کے امن بخش پیغام صلح کا ذکر کیا۔ آپ کی تقریر بھی جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی بہت ہی توجہ سے سنی گئی۔

اس کے بعد پرنسپل جے راج نے مذہب کی ضرورت پر اور آر کے سوامی نے مذہب اور سائنس کا موازنہ کرکے تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے مختلف قرآنی آیات کے ذریعہ بتایا کہ مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ تقریر کے دوسرے حصہ میں موجودہ اقوام عالم کے متعلق کتب سابقہ کی بعض پیشگوئیاں بیان کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا اور آخر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات پر مشتمل بعض کتب اور لٹریچر ہم ساتھ لائے ہیں وہ مفت حاصل کرسکتے ہیں۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مسٹر لوپایا کی ہوئی۔ آپ دہریت کی وکالت کرنے والے ہیں اور اس علاقہ میں آتھم بم کے نام سے مشہور ہیں ان سے آج سارا دن گفتگو ہوتی رہی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں موجودہ مذاہب میں پائے جانے والے رسم و رواج کا ذکر کرنے کے بعد مذاہب کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اتنی دور دراز کی مسافت طے کرکے یہاں آنے پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے تمام مقررین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد بتایا کہ ہر مقرر میں انسانوں کی بھلائی اور بہبودی کے لئے ایک قسم کی تڑپ پائی جاتی ہے۔ ہمیں ابھی پیار و محبت کی ضرورت ہے۔ ہم سب کو مل کر اتحاد و اتفاق کے ساتھ ملک کی خدمت میں کمربستہ ہونا چاہئیے۔ ایسے پیار و محبت بھرے ماحول میں اگر ہم رہیں تو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد یہاں کے ایک مشہور شاعر و بلالو دان نے شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح ۲½ گھنٹے بعد یہ دلچسپ اور علمی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد سٹیج پر بیٹھے ہوئے تمام مقررین کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ دیگر تمام حاضرین بھی بہت ذوق و شوق سے لٹریچر وصول کرتے رہے۔ نیز یہاں کے بعض کتب خانوں اور لائبریروں کے لئے کتابیں دی گئیں۔ رسالہ "راہِ امن" کے لئے کئی جماعتوں اور تنظیموں نے اپنے پتہ جات دیئے۔

جلسہ کے بعد قیام گاہ میں ہم سے تبادلہ خیالات کے لئے بعض دوست تشریف لائے اور رات کے دو بجے تک علمی مجلس گرم رہی۔

اس کامیاب تبلیغی مہم کے بعد اور اس مذاہب عالم کانفرنس میں اسلام اور احمدیت کی صحیح نمائندگی کے فرائض کا حق ادا کرنے کے بعد ہم دوسرے دن صبح آٹھ بجے روانہ ہوکر شام تک مدراس واپس پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس علاقہ میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کا شرف ہم غلامانِ غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے بھی منور فرمائے اور ساری دُنیا میں اسلام و احمدیت کو جلد غلبہ بخشے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

میلاپالئم (تامل ناڈو) میں دو روزہ تبلیغی و تربیتی جلسے

کیرلہ میں منعقدہ عظیم الشان اور کامیاب سالانہ کانفرنس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، مکرم محی الدین علی صاحب، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان، مکرم مولوی کمال الدین صاحب اور خاکسار پر مشتمل تبلیغی وفد مورخہ ۱۲ر جنوری کو صبح ۸ بجے روانہ ہوکر اُسی دن شام تک میلاپالم پہنچا۔ وفد کے ہمراہ جماعتِ احمدیہ مدراس کے چند خدام بھی تھے۔

رات کو آٹھ بجے یہاں کے جناح پارک میں مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ چونکہ یہ مخالفوں کا اڈہ ہے اور مفتن و مفسد مولویوں کا زیادہ اثر ہے اس لئے ہمیں کرنٹ دینے سے ہر ایک نے انکار کیا چنانچہ Generater کے ذریعہ بجلی فراہم کی گئی اور اس طرح لائٹ اور لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام ہوگیا۔

جلسہ کے بارے میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات کے علاوہ میلاپالئم اور مضافات میں بڑے بڑے پوسٹر بھی چسپاں کئے گئے۔

محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب اور مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں اور مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور مکرم محی الدین علی صاحب نے تامل میں اور مکرم مولانا امینی صاحب نے اُردو میں تقاریر کیں۔ مکرم مولانا امینی صاحب کی تقریر کا خاکسار نے تامل میں ترجمہ سُنایا۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ ایک معقول تعداد میں اور تسلی بخش حاضری تھی۔

دوسرے دن صبح مکرم مولانا امینی صاحب اور مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور مکرم حافظ صاحب کیرلہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

شام کو بعد نماز مغرب و عشاء دار التبلیغ میں خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات بھی تشریف لائے تھے۔ خاکسار نے اور مکرم محی الدین علی صاحب نے پاکستان میں احمدیوں پر کئے گئے مظالم اور ان کے ردّ عمل کے بارے میں تفصیلی ذکر کرنے کے بعد بعض ضروری تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور بعض کتابوں کا تامل میں ترجمہ کرکے شائع کرنے اور دیگر امور کی سرانجام دہی کے بارے میں غور و فکر کیا گیا۔

ہر دو اجلاس کی رپورٹ مقامی اخباروں میں اہمیت کے ساتھ آئی۔

مورخہ ۱۵ر جنوری کو ہم سب مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی سرگرمیوں کو نتیجہ خیز بنادے اور اس علاقہ کو بھی احمدیت جو حقیقی اسلام ہے کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج تامل ناڈو

کوپن ہیگن میں ایک دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۵ر صلح ۱۳۵۴ ہش بروز ہفتہ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس ڈنمارک کے ہال میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے برادرم سید مبشر احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا جس میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے شمولیت کی جس میں ڈینش اور پاکستانی ممبرانِ جماعت کے علاوہ کئی غیر از جماعت ممبران نے بھی شمولیت اختیار کی۔ علاوہ ازیں چند سکھ دوست بھی شریک دعوت ہوئے۔ کھانے کے اختتام پر مکرم امام سید کمال یوسف صاحب نے دُعا کروائی۔

یاد رہے کہ برادرم سید مبشر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۲ر صلح ۱۳۵۴ ہش کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان سے فرمایا تھا۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت موجب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد الکریم طارق کوپن ہیگن ڈنمارک

مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ

قادیان ۷ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش۔ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے صداقت گروپ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوت اور عزیز وحید الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیز مولوی سعادت احمد صاحب جاوید متعلم درجہ ثالثہ نے "لقائے الٰہی" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے جملہ خدام کو اعمالِ صالحہ بجالانے کی تلقین کرتے ہوئے نمازوں کی ادائیگی کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی اور خدام کو ماہانہ چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی خصوصی تحریک فرمائی۔ اس کے بعد آنمحترم نے اجتماعی دُعا کرائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(زعیم صداقت گروپ)

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

نتیجہ امتحان کتاب "دعوۃ الامیر" (جزو دوم)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام کتاب "دعوۃ الامیر" کے نصف آخر کا امتحان ماہ نبوت/نومبر ۱۳۵۲ ہش بمطابق نومبر ۱۹۷۳ء منعقد کیا گیا تھا جس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۲۔ اس امتحان میں مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دانش آف قادیان ۹۴ نمبر لے کر اوّل، اور مکرم طاہر احمد صاحب کلیم آف کٹک ۷۸ نمبر لے کر دوّم اور مکرم سید بشارت احمد صاحب بشاش ابن سید محمد شاہ صاحب سیفی بیج بہاڑہ کشمیر ۷۳ نمبر لے کر سوّم رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کامیاب ہونے والے امیدواران کو اپنے فضل سے نوازے۔ ان کے علم میں مزید اضافہ فرمائے۔ سب کو مبارکباد۔

۳۔ سندات کامیابی امتحان دفتر کی طرف سے جلد بھجوائے جا رہے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ	۵۴/۱۰۰
۲	" نصیرہ بیگم صاحبہ	۲۷
۳	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۴۴
۴	" امۃ العزیز صاحبہ	۲۶
۵	" جمیلہ سلطانہ صاحبہ	۲۶
۶	" فہمیدہ بیگم صاحبہ	۳۳
۷	" صدیقہ قیصرہ صاحبہ	۲۴
۸	" امۃ العزیز صاحبہ منصورہ	۳۶
۹	" ناصرہ بیگم صاحبہ	۲۴
۱۰	" ثریا سلطانہ صاحبہ	۴۷
۱۱	" نصرت بیگم صاحبہ	۴۷
۱۲	" امۃ الرفیق صاحبہ	۵۳
۱۳	" بشریٰ صادقہ صاحبہ	۵۸
۱۴	" فریدہ عفت صاحبہ	۴۲
۱۵	" عزیزہ مبارکہ صاحبہ	۵۰
۱۶	" امۃ اللطیف صاحبہ	۵۰
۱۷	" مبشرہ بیگم صاحبہ	۴۵
۱۸	" امۃ الرحمٰن صاحبہ	۲۴
۱۹	" نصیرہ بیگم صاحبہ	۳۹
۲۰	" بشریٰ مبشر صاحبہ	۵۷
۲۱	" بشریٰ حذیقہ صاحبہ	۴۷
۲۲	" بشریٰ صادقہ صاحبہ	۵۱
۲۳	" امۃ الحفیظ صاحبہ	۵۰
۲۴	" صبیحہ سلطانہ صاحبہ	۵۲
۲۵	" بشریٰ شہزادی صاحبہ	۳۳
۲۶	" زیب النساء صاحبہ	۳۵
۲۷	" فاطمہ زہرہ صاحبہ	۳۳
۲۸	" امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ	۵۰
۲۹	" نصرت بیگم صاحبہ قریشی	۳۷
۳۰	" منورہ سلطانہ صاحبہ	۴۰
۳۱	" نسیم اختر صاحبہ	۳۶
۳۲	" ثریا سلطانہ صاحبہ	۴۴
۳۳	" امۃ الکریم صاحبہ	۴۶
۳۴	" ریحانہ سلطانہ صاحبہ	۳۳
۳۵	محترمہ دردانہ شاہین صاحبہ	۳۳
۳۶	" امۃ النصیر صاحبہ	۵۲
۳۷	" امۃ العزیز ساجدہ صاحبہ	۴۳
۳۸	" ساجدہ رحمان صاحبہ	۴۸
۳۹	" صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب	۵۴
۴۰	" امۃ الوحید صاحبہ	۵۰
۴۱	" فرزانہ شاہین صاحبہ	۳۳
۴۲	" نعیمہ بشریٰ صاحبہ	۳۳
۴۳	" ظہیرہ بدر صاحبہ	۴۶
۴۴	" امۃ الرشید صاحبہ نرگس	۴۸
۴۵	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۴۷
۴۶	مکرم کیسائی عبدالرحیم صاحب دیانت	۳۴
۴۷	" مولوی عبدالقادر صاحب دانش	۹۴
۴۸	" خورشید احمد صاحب میر متعلم مدرسہ احمدیہ	۴۴
۴۹	" رفیق احمد صاحب مالاباری " "	۴۹
۵۰	" محمد یوسف صاحب انور " "	۵۴
۵۱	" مظفر احمد صاحب ظفر " "	۶۰
۵۲	" ملک مقبول صاحب طاہر " "	۵۱
۵۳	" وی محمد حسن صاحب " "	۴۹
۵۴	" عبدالسلام صاحب انور " "	۴۳
۵۵	" کے۔ اسد اللہ صاحب " "	۴۷
۵۶	" ٹی۔ احمد سعید صاحب " "	۵۰
۵۷	" فاروق احمد صاحب " "	۴۷
۵۸	" شرافت احمد خان صاحب " "	۴۵
۵۹	" سید صباح الدین صاحب " "	۵۲
۶۰	" محمد اکرم صاحب گجراتی " "	۵۴
۶۱	" نعیم احمد صاحب گجراتی متعلم سکھ نیشنل کالج	۵۸
۶۲	" سید بشارت احمد صاحب " مدرسہ تعلیم الاسلام	۶۱

یادگیر:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۶۳	مکرم محمد خواجہ غوری صاحب	۵۲
۶۴	" عبدالحفیظ صاحب گلبرگہ	۴۶
۶۵	" سیٹھ محمد ادریس صاحب	۳۵
۶۶	" محمد ذکریا صاحب	۶۷
۶۷	" محمود غوری صاحب	۴۰
۶۸	" محمد خواجہ صاحب شوراپوری	۵۲
۶۹	" محمد سلیم صاحب	۳۷
۷۰	مکرم عبدالقادر صاحب آرٹسٹ	۳۵
۷۱	" منصور احمد صاحب	۳۵
۷۲	" قریشی عبداللہ صاحب	۴۳
۷۳	" فضل الرحمن صاحب ہوڈری	۳۳
۷۴	" عبدالرشید صاحب گلبرگی	۵۸
۷۵	" ناصر احمد صاحب شحنہ	۳۵
۷۶	" محمد عبدالمقتدر صاحب	۳۳
۷۷	" اسامہ احمد صاحب شحنہ	۳۳
۷۸	" ظفر احمد صاحب شحنہ	۳۹
۷۹	" بشیر احمد صاحب گلبرگی	۴۷
۸۰	" محمد نصرت اللہ صاحب غوری	۴۷
۸۱	" فیروز الدین خان صاحب	۳۳
۸۲	محترمہ شاہین فرزانہ صاحبہ	۴۲
۸۳	" عطیہ بیگم صاحبہ	۳۳
۸۴	" سہیلہ طیبہ صاحبہ	۳۵
۸۵	" امۃ الباسط صاحبہ نعیم	۲۵
۸۶	مکرم ولی الدین خان صاحب	۲۶
۸۷	" عبدالمجید صاحب	۲۴

بیاری پورہ کشمیر

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۸۸	مکرم میر شمس الدین صاحب	۳۳
۸۹	" میر صلاح الدین صاحب	۲۲

بیج بہاڑہ کشمیر

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۹۰	مکرم سید بشارت احمد صاحب بشاش	۷۳
۹۱	محترمہ سیدہ بشریٰ سیفی صاحبہ	۴۹
۹۲	" سیدہ فاطمہ سیفی صاحبہ	۵۱

بڑہ پورہ بہار

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۹۳	مکرم سید عبدالباقی صاحب	۵۰
۹۴	" حسن محمد صاحب ایم۔ اے	۵۱
۹۵	" اظہر خان صاحب بی۔ اے	۵۲
۹۶	" محمود جواد خان صاحب	۳۳
۹۷	" شمیم الدین صاحب	۵۰
۹۸	" سید عبدالمنعم صاحب ایم۔ اے	۵۷
۹۹	" سید عبدالقیوم صاحب	۳۶
۱۰۰	" سید عبدالغنی صاحب	۳۵
۱۰۱	" سید بدرالدین صاحب بی۔ ایس سی	۳۳
۱۰۲	" محمد شریف عالم صاحب	۵۰
۱۰۳	" محمد شمس عالم صاحب	۵۷
۱۰۴	" آفتاب عالم صاحب	۶۵
۱۰۵	" منصور احمد صاحب	۴۱
۱۰۶	محترمہ شہناز پروین صاحبہ	۴۵
۱۰۷	" صبیحہ یونس صاحبہ	۴۹
۱۰۸	" نصرت یونس صاحبہ	۴۶
۱۰۹	" یاسمین خورشید صاحبہ	۴۹
۱۱۰	" شاہینہ مجید صاحبہ	۴۶
۱۱۱	" بشریٰ خورشید صاحبہ	۵۱

کلکتہ - بنگال:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۱۲	مکرم غلام حیدر خان صاحب اجمیری	۴۹
۱۱۳	مکرم شیخ روشن علی صاحب	۵۸

خانپور ملکی:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۱۴	مکرم جاوید عالم صاحب	۳۷
۱۱۵	" اقبال احمد صاحب	۳۳
۱۱۶	" ہارون رشید صاحب	۳۶
۱۱۷	" محمد انور حسین صاحب	۴۰
۱۱۸	" سید عبدالعزیز صاحب	۳۳
۱۱۹	" شالق احمد صاحب	۴۱
۱۲۰	" سید عبدالمجید صاحب	۳۵

گلبرگہ:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۲۱	مکرم غلام رسول صاحب تیماپوری	۳۳
۱۲۲	" غلام شفیع الدین	۳۳
۱۲۳	" قریشی محمد یوسف صاحب	۳۸
۱۲۴	" عبدالحکیم صاحب	۴۷
۱۲۵	" مولوی غلام احمد صاحب	۳۷
۱۲۶	" غلام نظام الدین ارشاد صاحب	۳۳
۱۲۷	" غلام نعیم الدین صاحب	۳۳

چودوار:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۲۸	مکرم فضل الرحمن صاحب	۵۱

سکندرآباد:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۲۹	مکرم بشیرالدین صاحب	۵۱
۱۳۰	" حمید اللہ صاحب	۳۸
۱۳۱	" منصور احمد صاحب	۴۳
۱۳۲	" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۵۲
۱۳۳	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۳۷
۱۳۴	" مہر دین صاحب	۴۸
۱۳۵	محترمہ بلقیس بانو رحمت صاحبہ	۳۳
۱۳۶	" فرحت بیگم صاحبہ	۵۱
۱۳۷	" سکینہ سلطانہ صاحبہ	۳۴
۱۳۸	" حمیدہ بانو صاحبہ	۳۹

حیدرآباد:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۳۹	" احمد عبدالرشید صاحب	۴۲
۱۴۰	" احمد عبدالحمید صاحب	۶۷
۱۴۱	" محمد شمس الدین صاحب	۶۷
۱۴۲	" منظور احمد صاحب	۵۰
۱۴۳	" احمد عبدالحکیم صاحب	۶۳
۱۴۴	" شکیل احمد صاحب	۴۶
۱۴۵	" احمد عبدالستار صاحب	۵۸
۱۴۶	" غلام نثار احمد صاحب	۵۵
۱۴۷	" عبدالقیوم صاحب	۵۴
۱۴۸	محترمہ انیسہ صلاح الدین صاحبہ	۴۹
۱۴۹	" حمیدہ رشیدہ صاحبہ	۵۱

کٹک:

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۵۰	مکرم طارق احمد صاحب	۶۵
۱۵۱	" سید طاہر احمد صاحب کلیم	۷۸

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۵۲	مکرم ... امین صاحب	۴۶
۱۵۳	" ... الدین احمد صاحب	۴۹
۱۵۴	محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ	۵۱
۱۵۵	" طاہرہ ... صاحبہ	۴۳

کیرنگ ۔ اڑیسہ :

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۱۵۶	مکرم نذیر الدین صاحب	۴۲
۱۵۷	محترمہ امۃ الودود صاحبہ	۳۶
۱۵۸	" حنیفہ بیگم صاحبہ	۳۰
۱۵۹	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب	۳۹
۱۶۰	" مجیب الحق صاحب	۴۱
۱۶۱	محترمہ لطیفہ بیگم صاحبہ	۴۸
۱۶۲	مکرم وصی الدین احمد صاحب	۴۵
۱۶۳	" عبدالغنی صاحب	۴۴
۱۶۴	" سلیم الدین خان صاحب	۴۰
۱۶۵	" منظور احمد صاحب	۲۷
۱۶۶	" منظور خان صاحب	۲۶
۱۶۷	" نظارت احمد صاحب	۵۰
۱۶۸	" تجمل علی خان صاحب	۶۶
۱۶۹	" شیخ بشارت احمد خالد صاحب	۲۷
۱۷۰	" شیخ عبدالمنعم صاحب	۲۵
۱۷۱	" روشن احمد خان صاحب	۵۳
۱۷۲	" لیاقت علی خان صاحب	۲۴
۱۷۳	" شیخ عزیز صاحب	۶۰
۱۷۴	" شیخ مشتاق احمد صاحب	۳۷
۱۷۵	" فتح الرحمٰن صاحب	۳۳
۱۷۶	" جلال الدین صاحب خازن	۳۵
۱۷۷	" غلام الدین خان صاحب	۴۲
۱۷۸	" شادی خان صاحب	۳۳
۱۷۹	" غلام مرتضیٰ صاحب	۳۵
۱۸۰	" اثر طیبہ صاحبہ	۴۳
۱۸۱	" شیخ عبداللطیف صاحب	۳۹
۱۸۲	محترمہ امۃ الرشید صاحبہ	۴۱
۱۸۳	" امۃ الودود صاحبہ ہماپن	۵۱
۱۸۴	" حفیظہ خاتون صاحبہ	۳۱
۱۸۵	" منصورہ بیگم صاحبہ	۴۱
۱۸۶	" رشیدہ بیگم صاحبہ	۳۶
۱۸۷	مکرم فضل محمد صاحب	۳۸
۱۸۸	" شیخ عبدالرحمٰن صاحب	۳۷
۱۸۹	" رحمان خان صاحب ماسٹر	۴۱
۱۹۰	" شیخ مجیب الرحمان صاحب	۳۷
۱۹۱	محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	۳۴
۱۹۲	" آمنہ بیگم صاحبہ	۳۷
۱۹۳	" کوثر بیگم صاحبہ	۴۱
۱۹۴	" امۃ النصیر صاحبہ	۴۱
۱۹۵	" نعیمہ بیگم صاحبہ	۴۸
۱۹۶	" جمیلہ بیگم صاحبہ	۴۳
۱۹۷	مکرم نیاز احمد صاحب	۳۲
۱۹۸	" وحید الزمان صاحب	۴۲
۱۹۹	" شیخ طاہر اعظم صاحب	۲۶
۲۰۰	" ظفر اللہ خان صاحب مہاجن	۲۸
۲۰۱	" زین العابدین صاحب	۲۹
۲۰۲	" منظور احمد خان صاحب	۴۷
۲۰۳	محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ	۴۸
۲۰۴	مکرم رشید احمد صاحب	۵۱
۲۰۵	" وکیل الرحمٰن صاحب	۵۰
۲۰۶	محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ	۴۵
۲۰۷	" ہاجرہ بی بی صاحبہ	۴۰
۲۰۸	" امۃ القیوم صاحبہ	۴۴
۲۰۹	مکرم رحمت اللہ خان صاحب	۴۰
۲۱۰	" مشتاق احمد خان صاحب	۴۰
۲۱۱	" شیخ ضمیر احمد صاحب ناصر	۵۰
۲۱۲	" حنیف خان صاحب	۴۷
۲۱۳	" مصلح الدین خان صاحب	۶۲
۲۱۴	" عبدالوہاب صاحب	۵۷
۲۱۵	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	۵۸
۲۱۶	" مریم صدیقہ خاتون صاحبہ	۳۴
۲۱۷	" شہادۃ الآراء صاحبہ	۵۷
۲۱۸	" رابعہ بیگم صاحبہ	۳۶
۲۱۹	" بصیرہ بیگم صاحبہ	۳۹

شموگہ :

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۲۲۰	مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ	۵۶

غنچہ پارہ کٹک :

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۲۲۱	مکرم شیخ ابراہیم صاحب	۳۶
۲۲۲	" آدم خان صاحب	۳۶
۲۲۳	" منصور خان صاحب	۵۱
۲۲۴	محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ	۳۸
۲۲۵	رول نمبر ۲۲۷	۳۶

ابراہیم پور ۔ بنگال :

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۲۲۶	مکرم عبدالرحمان صاحب نسیم	۵۷
۲۲۷	محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ	۳۵
۲۲۸	مکرم کمال الدین صاحب	۳۲
۲۲۹	" اے۔ جے۔ نعیم صاحب	۵۰

گانتھلا ۔ مومن آباد ۔ بنگال :

نمبر شمار	اسماء امیدواران	نمبر حاصل کردہ
۲۳۰	مکرم ڈاکٹر انیس الرحمان صاحب	۴۹
۲۳۱	" محمد شمس الدین صاحب	۵۲
۲۳۲	" فرید الدین احمد شیخ صاحب	۵۱
۲۳۳	" سدیمن شیخ صاحب	۵۰
۲۳۴	" ابوبکر شیخ صاحب	۴۰
۲۳۵	محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ	۴۱

مضامین ایڈیٹر کے نام اور ترسیلِ زر مینیجر کے نام ۔

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مدراس :

صدر لجنہ اماء اللہ ..... محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ

(محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس کی وفات پر ماہ فروری میں نیا انتخاب کیا گیا)

سکندر آباد :

[نوٹ :۔ اخبار بدر مورخہ ۱۸ نومبر شمارہ ۴۶ میں سکندر آباد کی لجنہ کا انتخاب غلطی سے پچھلا شائع ہوگیا تھا۔ نیا انتخاب آئندہ تین سال کے لئے یہ ہے جو اب شائع کیا جا رہا ہے ۔]

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ فیض النساء بیگم صاحبہ
جنرل سکریٹری .... " عظیم النساء بیگم صاحبہ
سکریٹری تعلیم .... " رحمت بیگم صاحبہ
" تبلیغ .... " فرحت الدین صاحبہ
" تربیت و اصلاح .. " صاجدہ الدین صاحبہ
" خدمتِ خلق ... " علیمہ بیگم صاحبہ
" ناصرات الاحمدیہ .. " فرحت الدین صاحبہ
" مال .... " نصرت لطف الرحمٰن صاحبہ

رانچی :

صدر لجنہ اماء اللہ .... محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ
سکریٹری " .... " حامدہ بیگم صاحبہ
" مال .... " آنسہ بیگم صاحبہ
" تعلیم .... " الماس بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ... " منیرہ بیگم صاحبہ

پٹنہ :

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ
سکریٹری " .... " رضیہ قیوم صاحبہ
جوائنٹ سکریٹری ... " بشریٰ خورشید صاحبہ
سکریٹری تربیت ... " زرین امجد صاحبہ
" مال .... " بشریٰ شمیم صاحبہ

آرہ ۔ بہار :

صدر لجنہ اماء اللہ ... محترمہ سیدہ میمونہ خاتون مختار صاحبہ
سکریٹری " .... " عذرا شمیم صاحبہ
" تعلیم .... " عذرا تسنیم صاحبہ
" مال .... " عذرا شمیم صاحبہ
نگران ناصرات ... " کشور عنبر صاحبہ

مالی سال کی آخری سہ ماہی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۲½ ماہ ہیں

۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء کو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت اور عہدیداران مال و مبلغین کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں ۔ اور کمی بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں ۔

بجٹ کی ۱/۲۵ تک کی پوزیشن تمام جماعتوں کے سکریٹریان مال کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے ۔ عہدیداران مال و مبلغین کرام ہر نا دہندہ اور بقایہ داروں کے پاس پہنچیں اور اس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں ۔ تاکہ ان کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور وہ بشاشت قلبی سے اپنی سستی کا انسداد کر سکیں ۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ " میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا " جب آپ اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے ۔

پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے کئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

خاکسار نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے ۔ نمایاں کامیابی کے لئے نیز اپنی والدہ محترمہ کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دُعا کرتا ہوں ۔ خاکسار ۔ محمد ظفر اللہ ڈار آسنور (کشمیر)

ماہنامہ "تجلّی" دیوبند کا بڑا بول بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور اپنے ہندوستان ہی سے نکل کر احمدیت کی آواز آج ساری دُنیا میں گونج رہی ہے۔ اس کی بین الاقوامی حیثیت اب علماء حضرات کی راتوں کی نیند حرام کر رہی ہے۔ اسی لئے تو وہ اپنے غیظ وغضب کا اظہار کرنے کے لئے طرح طرح کے مخالفانہ منصوبے بناتے رہے ہیں ـــــ مگر واحسرتا! اُن کے سب منصوبے یکے بعد دیگرے خاک میں ملتے رہتے ہیں اور ملتے رہیں گے ـــــ!!

ہر دو بزرگان نے دستِ شفقت کی گرہ لگانے والے ذرا سوچیں تو سہی کہ جب یہ دونوں بزرگان جماعتِ احمدیہ کے حق میں کبھی کبھار حق کی آواز بلند کرنے کے لئے میدان میں نہیں آئے تھے تو کیا جماعتِ احمدیہ کی ترقی نہیں ہو رہی تھی۔ اور اس کے دائرۂ تبلیغ و اشاعت سے غیر احمدی مسلمان داخلِ سلسلہ نہیں ہو رہے تھے؟ ؎

واہ رے جوشِ جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ
جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار

احمدیت چونکہ سراسر حق وصداقت ہے، اور حق وصداقت میں مقبولیت اور اثر و نفوذ کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ اس لئے باوجود شدید قسم کی مخالفت کے احمدیت کی قبولیت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ دیگر علماء کی طرح عامر عثمانی صاحب جماعتِ احمدیہ کی مقبولیت سے اندر ہی اندر مرعوب ہیں جیسا کہ اس کی کسی قدر تفصیل اُوپر گزر چکی ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ زبردست دلائل اور علمِ کلام کے لاجواب اثرات سے بھی کم خائف نہیں ہیں، اسی لئے تو بڑا بول بولنے سے پہلے خاص ٹکنیک سے کام لیتے ہوئے فرمایا:-

"ہم چاہتے ہیں کہ قادیانی فنکار جن مخصوص دلائل سے اپنے فکرِ باطل کو سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں اُتارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کا علمی و منطقی تجزیہ تجلّی کے صفحات میں آجائے"

دیکھا آپ نے "قادیانی فنکار" اور "مخصوص دلائل" کی طنزیہ ترکیبیں اسی ٹکنیک کا حصّہ ہیں۔ بایں ہمہ ہمیں اس نوع کی طنز سے کوئی اچنبھا نہیں ہوا ہے۔ اس لئے یہ ویسا ہی خطاب ہے جس طرح پر ہر مرسلِ ربانی کو ہر زمانہ میں نوازا جاتا رہا ہے۔ بطور ثبوت قرآنِ مجید کے وہ الفاظ جو موسیٰ نبی اللہ کے متعلق کہنے والوں نے کہے، آج بھی قرآنِ مجید میں اس طرح پر ریکارڈ ہیں:-

وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ (اعراف آیت ۱۳۳)

اور (مخالفوں نے) کہا جب بھی کوئی دلیل ہمارے سامنے پیش کرے گا تاکہ تُو اس کے ذریعہ سے ہم کو فریب دے تو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

دیکھا آپ نے اس آیتِ کریمہ میں بھی صاف صاف سحرکاری کے الفاظ ہی آئے ہیں۔ جو موسیٰ نبی اللہ کی طرف مخالفوں نے منسوب کئے۔ درانحالیکہ یہ وہ روشن دلائل و معجزات تھے۔ جو صداقت کو قبول کرنے کے لئے اُن کے سامنے پیش کئے جاتے رہے۔ مگر نادانوں نے اُن کی قدر نہ پہچانی۔ اور ایمان لانے سے صاف انکار کر دیا ـــــ یہاں بھی حال یہی ہے۔ احمدی نہ تو کوئی سحرکاری دکھاتے ہیں اور فنکاری سے کام لیتے ہیں۔ اور نہ اُن کے کوئی ایسے مخصوص دلائل ہیں جو معقولیت سے ہٹ کر بیان کئے جاتے ہیں۔ بلکہ وہی دلائل ہیں، جو ایک طرف عقلِ سلیم کو اپیل کرتے ہیں۔ اور منہاجِ نبوّت پر پرکھے جا سکتے ہیں۔ ایسے دلائل پر جب بھی کوئی سعید الفطرت غور کرتا ہے اور ساتھ ہی مخالف علماء کا احمدیوں کے ساتھ ناروا سلوک دیکھتا ہے۔ تب وہ صداقت کی طرف خود بخود کھچا چلا آتا ہے۔ اب اگر جناب عامر عثمانی صاحب ایسے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کو جو عقل و نقل کے عین مطابق ہوں ـــــ "قادیانی فنکاری" قرار دیں یا "مخصوص دلائل" کہہ کر اپنے دِل کا بوجھ ہلکا کر لینا چاہیں تو یہ اُن کی اپنی صوابدید ہے۔

بہرحال شوق سے جماعت احمدیہ کے پیش کردہ دلائل کا تجزیہ کرتے رہیں۔ جیسا کہ ہم ابتداء میں کہہ چکے ہیں ان کا تجزیہ بھی بالآخر احمدیت کی اشاعت اور اُس کے فروغ کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ۸۰/۹۰ برس گزر رہے ہیں۔ دُنیا نے دیکھ لیا کہ اس عرصہ میں ایک سے ایک کروڑ کی تعداد ہو گئی۔ بڑے بڑے مخالفین اُٹھے۔ اور مخالفت میں پُورا زور لگا دیا۔ مگر جماعت کی ترقی اور اُس کے اثر و نفوذ کو کوئی بھی روک نہ سکا۔ بلکہ ہر ایسی مخالفت جماعت کی ترقی کی رفتار کو کم کرنے کی بجائے بڑھانے کا موجب ہی ہوئی۔ اس کی ایک وجہ تو قدرتی ہے کہ ہمیشہ سے حق کی مخالفت ہوتی ہی آئی ہے۔ اور حق کا پودا ہمیشہ مخالفانہ ماحول ہی میں نشوونما پاتا اور بڑھتا رہا ہے۔ دُوسرے خود مخالفوں کے ذریعہ سے احمدیت کی آواز ایسی ایسی جگہ پہنچی جہاں ممکن ہے جماعت کی اپنی محدود کوششوں سے نہ پہنچ سکتی۔ چنانچہ پاکستان میں احمدیہ جماعت کی حالیہ شدید مخالفت ہی کو لے لیں، کس طرح ساری دُنیا میں جماعت کا چرچا ہوا اور جماعت کی طرف ایک دُنیا کی توجہ ہو گئی۔ اور بہت سی سعید رُوحیں احمدیت کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ حتیٰ کہ جماعت میں داخل ہونے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت بحمد اللہ بہت بڑھ گئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق صرف اسی جلسہ سالانہ پر پندرہ ہزار نئی بیعتیں ہوئی ہیں جس سے ہر مخالف عالم خود دیکھ سکتا ہے کہ اُس کی مخالفت کہاں تک کامیاب یا ناکام ثابت ہوئی ہے ـــــ!!

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ !!

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے۔ (بقیہ صـ۱۲)

نمبر	نام	نمبر	نام
۲۲۸۰	مولانا آزاد لائبریری	۲۵۰۴	مکرم کے۔ ایم محمد عثمان صاحب
۲۲۸۴	ڈاکٹر رام منوہر لوہیا	۲۵۰۷	محترمہ بدر النساء صاحبہ
۲۲۸۵	ایڈیٹر روزنامہ آبشار	۲۵۰۸	مکرم ایم۔ پی۔ ابراہیم صاحب
۲۲۸۶	ریڈنگ روم نیشنل لائبریری	۲۵۱۰	زعیم مجلس انصار اللہ۔
۲۲۸۸	نیشنل لائبریری۔	۲۵۱۳	مکرم آفتاب احمد صاحب
۲۲۸۹	دلکشا انسٹی ٹیوٹ	۲۵۱۴	" عبد الجبار صاحب
۲۲۹۰	ایڈیٹر روزنامہ "ہند"	۲۵۱۵	" وی۔ کے محمد ابراہیم صاحب
۲۲۹۱	ایڈیٹر عصرِ جدید	۲۵۱۶	" ناصر احمد صاحب
۲۲۹۳	اسلامیہ ہائی سکول لائبریری۔	۲۵۱۷	" محمد صدیق صاحب
۲۲۹۴	کریمی لائبریری۔	۲۵۱۸	" سیّد جلال الدین صاحب
۲۲۹۵	انجمن اسلام لائبریری۔	۲۵۱۹	" سی۔ کے عبد الغفور صاحب
۲۲۹۶	خیر الاسلام سوسائیٹی	۲۵۲۳	" نذیر احمد صاحب۔
۲۲۹۷	ایشیاٹک سوسائیٹی۔	۲۵۲۴	" محمد شمس الحق صاحب
۲۲۹۹	ایڈیٹر آزاد ہند۔	۲۵۲۸ F	" سیّد مبشر صاحب
۲۳۰۰	ایڈیٹر حدیث مصطفےٰ	۲۵۴۵ F	" ناصر احمد صاحب امینی۔
۲۳۰۲	اُڑیسہ سیکریٹریٹ	۲۷۴۶	" محمد رمضان صاحب بٹ۔
۲۳۰۳	اُڑیسہ اسٹیٹ لائبریری۔	۲۷۴۹	" خلیل احمد صاحب ٹیچر۔
۲۳۰۴	اُڑیسہ اسٹیٹ انفارمیشن سنٹر	۲۷۶۹	" خواجہ محمد یوسف صاحب
۲۳۰۵	میونسپل لائبریری گوا۔	۲۷۷۰	" جے۔ اسلام صاحب
۲۳۱۴ F	مسز ایس کوثر صاحب	۲۷۷۱	" محمد ایوب صاحب
۲۳۴۴	مکرم عطاء الرحمٰن صاحب	۲۷۷۲	" ڈاکٹر عطاء الکریم صاحب
۲۴۳۰	" غلام احمد صاحب عجب شیر۔	۲۷۷۶	" شیخ انور صاحب
۲۴۹۷	محترمہ سارہ بی صاحبہ۔	۲۷۸۰	" شریف الحسن صاحب
۲۴۹۸	مکرم محمد نور الدین صاحب ناصر وکیل۔	۲۷۸۱	" حافظ سید محمد داؤد شاہ صاحب
۲۵۰۰	" ماسٹر عبد العزیز صاحب	۲۷۸۳	" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب
۲۵۰۲	" اختر محی الدین صاحب	۲۸۰۱	" مرزا عبد القیوم صاحب
۲۵۰۳	" غلام محی الدین صاحب۔	۲۸۰۳	" شاہ سید وحید الحق صاحب

۲۸۰۴ ۔ مکرم بی۔ ڈی۔ محمود صاحب ۔ ۲۸۰۸ ۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ ۔ ۲۸۱۸ F ۔ مکرم محمد الیاس صاحب ؛

آپ کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہے

ذیل میں ان خریداران بدر کے نام درج ہیں جن کا چندہ اخبار بدر ختم ہو چکا ہے یا آئندہ ماہ ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے ذمہ کا چندہ ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کے لئے آپ مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات و علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
L ۳۹	مکرم ملک منیر احمد صاحب قادیان	۲۴۶۸	مکرم محمد عبدالجلیل خان صاحب
L ۴۴	" محمد یوسف صاحب بٹ	۲۴۷۰	" سید رحمت اللہ احمد صاحب
۱۰۹۰	" ولی محمد صاحب	۲۴۷۱	" نواب خان صاحب
۱۱۱۵	" شیخ علی احمد صاحب	۲۴۷۲	" ملکھراج صاحب
۱۱۱۶	امجد اکیڈمی	۲۴۷۳	" محمد اسماعیل صاحب
۱۱۴۵	مکرم سید ابوصالح صاحب	۲۴۷۴	" سید محمد حسن صاحب
۱۱۴۹	" ایم۔ احمد صاحب	۲۵۳۱	محترمہ ایس۔ کے نثار بی بی صاحبہ
۱۱۹۳	" ایم محمد عثمان صاحب	۲۶۱۹	مکرم ایم۔ اے وہاب صاحب
۱۲۴۸	" سی۔ برکت اللہ صاحب	۲۶۳۶	" مولوی سید سیف الباری صاحب
۱۲۵۳	" مولوی خلیل الدین احمد صاحب	۲۶۷۰	" ماسٹر عبدالکریم صاحب
۱۲۶۲	" سید عبدالبادی صاحب	۲۶۷۱	" غلام محمد صاحب گنائی ۔
۱۲۶۷	" آغا محمد خلیل صاحب	۲۶۹۷	" عبدالغنی صاحب
۱۳۹۹	" ڈاکٹر مومن لطیف صاحب	۲۷۵۹	" ایم۔ ایم۔ اے خالق صاحب
۱۴۰۰	" قمر الدین صاحب	L ۲۱	" حافظ سخاوت علی صاحب
۱۴۱۸	" میاں عبدالمجید صاحب وغیرہ	L ۲۵	" مستری محمد دین صاحب
۱۴۴۵	" قائد مجلس خدام الاحمدیہ کینانور	۱۰۹۵	" مولوی بشیر احمد صاحب
۱۵۱۸	" نظام الدین صاحب عباسی ۔	۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب
۱۶۱۳	اعظم بیڑی فیکٹری ۔	۱۲۳۶	" سید محمد یوسف صاحب ٹیچر
۱۶۲۹	مکرم ایم۔ ای۔ محی الدین صاحب	۱۲۷۱	" ڈاکٹر شبیع اللہ صاحب
۱۶۳۳	" محمد اسلم خان صاحب	۱۲۸۲ F	" قریشی محمد اسلم صاحب
۱۶۴۰	مکرمہ مسز قیصر احمد صاحب	۱۲۹۹	" سید فضل الرحمٰن صاحب
۱۶۷۳	مکرم سیف الدین صاحب	۱۳۸۰	" اسلم خان صاحب ۔
۱۶۸۶	" قوالدار محمد بشیر صاحب	۱۴۳۹	" سیکرٹری صاحب غوثیہ لائبریری ۔
۱۸۰۷	" کے۔ اے۔ صالح صاحب	۱۴۵۴	ٹاپ سیا ربڑ ورکس ۔
۱۸۰۹	" ایم۔ اے رشید صاحب	۱۴۷۵	مکرم عبدالغنی صاحب خانپوری
۱۸۸۶	شاہ ربڑ فیکٹری ۔	۱۵۰۰	" مقبول احمد صاحب
۱۸۹۵	مکرم سید احتشام الدین احمد صاحب	۱۵۹۰	" منور علی خان صاحب ۔
۱۹۵۶	" عبدالمجید صاحب	۱۵۹۹	" سید عبیدالسلام صاحب
۲۰۳۰	" محمد سراج الدین صاحب قمر	۱۶۲۳	" ایس۔ آر۔ عبدالرؤف صاحب
۲۰۵۹	مکرمہ والدہ الیف حسن صاحب	۱۶۱۲	" خالق صاحب احمدی ۔
۲۱۹۷	" بلقیس بانو رحمت صاحبہ	۱۶۱۷	" ڈاکٹر اے۔ آر۔ خان صاحب
۲۲۴۹ F	مکرم این۔ اے۔ ڈار صاحب	۱۶۳۶	" حمید الدین صاحب ۔
۲۳۶۴	" محی الدین صاحب تنبی والا	۱۶۹۰	" راجہ محمد ابراہیم صاحب
۲۴۳۸	" عبدالجلیل صاحب	۱۸۰۳	" مکرم نذیر احمد صاحب ڈیہرہ
۲۴۵۰	شیام لال مکٹ لائبریری ۔	۱۸۳۲	ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ
۲۴۶۱	محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ	۱۸۳۳	مکرم شریف احمد صاحب ۔
۲۴۶۴	نوجوت لائبریری ۔	۱۹۰۴	" میر عبدالرشید صاحب
۲۴۶۵	مکرم ایس قمر الہدیٰ صاحب	۲۰۲۷	" غلام یٰسین کبیر بابا صاحب
۲۴۶۶	" پروفیسر حافظ عبدالمنان صاحب	۲۰۳۵	" پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ
۲۴۶۷	" کے۔ کے عمر صاحب ۔	۲۰۴۲	فضل الرحمٰن خان لائبریری ۔

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۲۰۴۴	مکرم بشارت احمد صاحب	۲۶۷۷	مکرم ایس۔ عبدالجبار صاحب
۲۱۴۸	" کامریڈ ابوالحسن صاحب	۲۷۱۲	" قمر رضا صاحب
۲۲۱۸	" محمد شرف الدین صاحب	۲۸۴۰	" ایم۔ اے۔ ظفر صاحب امروہی
۲۲۲۴	" محمد سلیم صاحب زاہد ۔	L ۱۴	" عزیز احمد صاحب
۲۲۵۰	" محمد اسحاق صاحب دانی	L ۳۵	" عبدالغفور صاحب
۲۲۶۰	محترمہ امۃ المنیر صاحبہ ۔	۱۰۲۸	" محمد عبدالغنی صاحب
۲۲۶۳	انجمن احمدیہ کبیرا ۔	۱۰۴۳	" سید مدار صاحب ۔
۲۲۶۴	محترمہ رحمت بی بی صاحبہ ۔	۱۰۴۹	" عبدالرحمٰن [illegible] صاحب
۲۲۶۸	مکرم عبدالحسن صاحب ۔	۱۰۷۵	" حبیب احمد صاحب
۲۲۶۹	" نذیر احمد صاحب	۱۰۷۷	" گل محمد شاہ صاحب
۲۲۷۳	" ایم۔ ایچ گھوڑے سوار	۱۱۲۶	محترمہ برکت بی بی صاحبہ
۲۴۳۳	" ظہیر احمد صاحب ۔	۱۲۰۰	مکرم منور احمد صاحب
۲۴۷۵	جامع مسجد حیدر آباد	۱۲۲۶	" شیخ محمد لطیف صاحب
۲۴۷۶	مکرم مبارک احمد صاحب شاہد	۱۲۸۶	" بشیر احمد صاحب
۲۴۸۰	" پی۔ مصطفےٰ صاحب	۱۳۰۴	" جمال احمد صاحب
۲۴۸۱	" محمد احسن صاحب میر	۱۴۰۲	" محمد حسن جان صاحب
۲۴۸۲	" ڈاکٹر ایس۔ اے منان صاحب	۱۵۰۶	" عبدالسلیم صاحب
۲۴۸۳	" حکیم محمود الحق صاحب	۱۶۰۰	" یعقوب الرحمٰن صاحب
۲۴۸۴	سیکرٹری مکرم جاہ سٹوڈنٹ ہوسٹل	۱۶۳۹	" نصیر احمد صاحب
۲۴۸۵	مکرم سراج الحسین صاحب ۔	۱۶۷۹	" شیخ ابراہیم صاحب
۲۴۸۶	لائبریری ڈسٹرکٹ لائبریری ۔	۱۶۹۵	" ایم۔ عبداللہ صاحب
۲۴۸۷	سیکرٹری پوسٹل اینڈ پیپر کلب	۱۷۷۳	" حامد علی صاحب
۲۴۸۸	مکرم احمد صاحب کاشمیری ۔	۱۹۷۱	" مستری ابرار احمد صاحب
۲۴۹۰	" ایس۔ آر۔ محمد عثمان صاحب	۲۰۰۱	" مبارک احمد صاحب وکیل ۔
۲۴۹۱	" عبدالرزاق صاحب احمدی ۔	۲۰۰۲	انجمن احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر
۲۴۹۲	" جہانگیر صاحب	۲۰۲۸	انجمن احمدیہ کلکتہ ۔
۲۴۹۳	حسناتی انجمن ہتھیاڑہ شریف	۲۲۲۵	مکرم سید فضل جلیل صاحب
۲۴۹۴	مسلم لائبریری ۔	۲۲۷۶	احمدیہ لائبریری بھدرواہ ۔

باقی صفحہ ۱۱ پر

خلاصہ خطبہ جمعہ ...... بقیہ صفحہ اوّل

کے مرض میں مبتلا ہونے کے باعث ذل اور خوف میں کھلے تضاد کا مظاہرہ کرنے والوں) سے ہٹایا نہیں جا سکے گا۔ بلکہ نفاق اور تضاد کا مظاہرہ کرنے والوں کو اوّل الذکر مجرموں کے مقابلہ میں زیادہ شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جیساکہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ سے ثابت ہے ۔

حضور نے فرمایا ہمارے لئے جنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا کی گئی ہے بہت خوف کا مقام ہے ۔ کیونکہ جہاں تصدیق باللسان، تصدیق بالقلب اور تصدیق بالعمل کے نتیجہ میں ہمارا خدا ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے ، وہاں مجرموں کے حق میں اس کی یہ سنّت بھی ہے کہ لَا یُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۔ ہمیں مجاہدہ بھی کرنا چاہیئے ۔ اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں نفاق اور تضاد سے محفوظ رہیں ۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے زیرِ اثر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے اس مقصد کو جلد از جلد حاصل کرنے والے بنیں کہ تمام بنی نوعِ انسان کے دل جیت کر انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیں ۔

○